

ہر انگریزی ملک کی تاریخ کو  
شناخت ہوتا ہے

مجلسِ کربلہ انصاص بھیر و ادا و عالیہ محظی کا تحریکان  
قیمت نہ دور پرے طلبہ دیر پری

# شمسُ الْأَنْصَارِ



## مَنْ أَنْصَارِيٌ إِلَى اللَّهِ

یہ زمانہ مادہ پستی اور سرماہی داری کا ہے، دین دنیا کا کون، کام بھی بغیر سایہ کے چل ہمیں سکتا۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ ہم مفاسد اکتو بیکراٹی ہیں اور جو پیغم حیات مسلمانوں تک پہنچانا چاہتے ہیں اس کیلئے کتنے سرماہی کی ضرورت ہے، جسکے بل وقوتے پر خدا تعالیٰ کا پیغام خدا کے ہندوں تک پہنچا مسلسل پہنچا رہے، مگر آہ ہم غریبوں کے پاس اتنا سرماہا ہے ایسے پیغام ترزا اور یہ کہ ترشیح الاسلام کے سرپریز ایسی طریقہ اکاہات ہے نہ حکومت کی خوشامد چالپوسی کی روپی و نہری صفتیں جو اسے اخراجات کی کفیل ہوں نہ اسمیں حسن و عرش کی عیاں صورت اور دامتباہی ہی ہیں جو زمینی مزاجوں کو اپنی طرف حصین لیں اور نہ اس کی کوئی بچارتی پہلو ہی ہو گا کہ وہ کتابوں کی تجارت سے اپنے اخراجات پورے کر لے دے دیے کے ایسے فرادرانِ اسلام ہی اسہار ہے جو اپنے سینوں میں تبلیغِ اسلام کی ترپتی، خدمتِ دین کا درد و احساس رکھتے ہو۔

ہم ام مسلمانوں سے پوچھنا چاہتے ہیں جو تبلیغ دین اور خدمتِ اسلام کا سچا جذبہ اپنے سینوں میں رکھتے ہیں جو دنیا میں اس لئے آئے ہیں کہ کفر و شرک کی طاغوتی طاقتیں اور شبیطیں و قویں کو پاش پاش کر کے خدا کی حکومت قائم کر دیں اور جو اسلام کی حمایت حفاظت میں اپنا جان مال سب کچھ فریان کر دئے کے تو گرہیں کہ جہاں ہم جریدہ کو ہمترستہ بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں آپ بھی اپنے ذریعے سے غافل نہ رہیں تم دیکھیں گے کہ کتنے مسلمان ائمہ کے نام ترشیحِ اسلام کی امداد و توجیہ کی طرف دست کرم برداشتے ہیں۔  
ترشیحِ اسلام کے موجوں و مسائلہ یا حجم میں کمی یا بیشی کا اختصار تعداد اشاعت پر ہے اگر معاونین نے ہماری اپنی پرسدا

لیکے بلند کی تو انشاء اللہ جریدہ کی حالت بہتر ہوئی جائے گی ۔ (تیغرا)

من جانب

# حرز الاصمار بھیرہ (بیجانب)

بسرپرچا حضرت شیخ  
المبلغین مولانا محمد نصر الدین  
صحابہ بیگی رحمۃ اللہ علیہ  
مولانا محمد خاک صبا بیگی  
جباری کیا گیا

علیات الشیری و علیات  
بیاد کار احمد جامع شیری و علیات  
والحقیقت قدور الکینین، العالی  
مولانا محمد خاک صبا بیگی  
لوڑاں شرقدہ

(اللہ کے دین کے مد و گاروں کا گروہ)

اغراض مقاصد کے اصلاح رسوم با تبع شریعت اسلامیہ، احیا و اشاعت اسلام

ظرفیت کار، جریدہ "شمس الاسلام" کا اجراء، دارالعلوم عزیزیہ جامع مسجد بھیرہ جو اپنے مختلف شعبوں نصانیں انتخیل نصاب پر تکمیل دارالمبلغین عربک بالیغ تعالیٰ القرآن کے ذریعے اسلام کی بہترین خدمت انجام دے رہا ہے، رسم بلغین کے ذریعہ ملک کے طول و عرض میں اسلامی زندگی پیدا کی جا رہی ہے (۱)، سالانہ عظیم الشان کانفرنس (۲)، امیر حرز الاصمار کے ہمراہ سالانہ تبلیغی دورہ (۳)، تیم خانہ (۴)، لتبخانہ (۵)، جامع مسجد بھیرہ کی مرمت و تعمیر (۶)، مسلم فوجوں کی تنظیم۔

## حریدہ کے قواعد و ضوابط

(۱) جو صاحب حرز الاصمار بھیرہ کو کم از کم پانچ روپے ماہانہ عطا فرمائیں گے وہ سرپرست مقصود رہنگا ایسے ۲ صاحب کے نام جریدہ "شمس الاسلام" میں شائع ہوں گے، ایسے حضرات کی سفارش پر ۲۵ امامان مساجد، غرباً یا طلباء کے نام جریدہ بلا معاوضہ جاری کیا جائیں گا پانچ روپیہ سے کم اور ایک روپیہ سے زیادہ جو صاحب ماہوار قوم عطا فرمائیں گے وہ معاونین میں شمار ہونگے اور انکی سفارش پر ۱۰ امامان مساجد غرباً یا غلس طلباء کے نام رسالہ جاری کیا جائیں گا معاونین کے اسماء بھی شکریہ کیسا خاطر درج کئے جائیں گے۔

وہاں اگر کان حرز الاصمار کے نام جریدہ منتشر ہے جنہوں کی تکمیل کم از کم چار آنہ ماہوار یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔

(۲) عام سالانہ چندہ غایم مقرر ہے۔ غوٹہ کا پرچہ تین آنہ کے مکمل موصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔

(۳) رسالہ باقاعدہ جائز پرثماں کے بعد بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے اکثر سالی راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں ان کی طرف سے ہمیہ کے اخیر تک اطلاع موصول ہونے پر دوبارہ بھیجا جاتا ہے اطلاع نہ ملنے کی صورت میں دفتر ذمہ دار نہ ہو گا۔

بُجھلہ خط و کتابت و ترسیل ذریnam

ملکیت حرسالہ شمس الاسلام بھیرہ (بیجانب) ہونی چاہئے

**سرخ پیسل کا نشان** یہاں ان حضرات کے پرچہ سرخ پیسل کا نشان لگایا گیا ہے جنکی میعاد اس پر پکیسا چڑی

بذریعہ منی آرڈر جلد روانہ فرمائیں اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ، میں پہلی

قرضت میں مطلع کریں، خاموشی شے شمس الاسلام "کو نقصان پہنچتا ہے۔ (علام حسین بن جریر شمس الاسلام)

# میں لقون الدین کی تدوین نامہ

ہمندی ہو کہ رومی ہو وہ سندھی ہو کہ ہمند  
لبے خوف خطر سے نہیں کیا کرتے ہیں جیسے  
سر و سار کا سرخ فرازیں تو حیدر کے فرزند  
ہر حال میں خوش باش ہیں اپر حال میں خوب نہ  
لائے کی طرح داعی حکر کھا کے بھی خور نہ  
شجھت کی صورت بہہہ حال رضا مند  
مومن کے لئے زبرد ہال مکمل استالمہ  
مومن کا دل بیک گزر گا وحی نہیں وحدت  
وہ چاہیے تو ہو ذرا پھیزیز و ماند  
اللہ فتنی کو رے میں دریا ہے سکر بند  
بلیوں کا بھیپال کہ منتشر ہی پیوند  
میں ہو ریکھر چھڈ متفہر نہ کرنے خدا  
اسلام کے شیروں کی تحریج خود کی ماند  
و لا کھپی بجا بھی یہ شہیدیت ان وفا خدا  
کھڑاں کا فر کاں نہ جدا نہ سمجھ فنہ  
فرما گئے کیا خوب یہ مشرق کے خود مند

(مزرا صبا بر مٹھل الغی)

مومن ہے جہاں گیر مساوات کا پاہتہ  
تلواہ کی جھٹکائیں کیا کرتے ہیں جیسے  
معراجِ نجت ہے مقامِ قدر مشیر  
تقدیر پر راضی بلا فنا حق بروش از  
ہر حال میں تھامے ہوئے قرآن کا دامن  
زندگیِ نصیحت ہے کیوں کیوں سفی کی طرح شاد  
گزار ارم اس کے لئے آتشیں بیرون  
ہے اس کی نظر محترم اسرارِ خدا ای  
کافی ہے اسراہِ لنظرِ منیض اثر کا  
اک وقتازم خاموش ول بندہ مومن  
فاقولی کے سبب پیش کیا ہے ہوئے پھر  
یہ بلے مورہ و خعلہ ہیں خشمہ کی جا بخت  
تکبیر کے نعروں سے جبلِ لرزہ بر اندازم  
ہر مرکہ جنگ میں منصور و مظفر  
مومن ہے جہاں نہار و جہاں گیر و جہاں نیان  
عالم سے فقط حمور حجا غنیماً زلگی میرافت

# مولانا روم دا کشا بریاں کی تظریں

(از مولانا محمد حسین شوقی پبلیکی)

بہتی پرمنودار ہوئے۔ جن کی شاعری آگ بوجوہ  
ظلم و استبداد کے تاریک پودوں کو چاک نہیں  
کر سکی تو ظہات قلوب کے سیاہ حالوں کو ضرور  
بالضور تاریک کر گئی ہے۔

اقبال خود اپنے آپ کوٹ عزیزیں بھیجتے بکر  
ایسا کہنے والے کو نہیں آڑ کا تحول یتھے ہیں نہ  
ندبیتی خیر اخوال مدد فردست

کہ یہ من تھمت شعرو السن بت

وہ اپنے آپ کو حق و صداقت کا منادی اور خودی  
و عمل کا پیغمبarm لانے والا سمجھتے ہیں اور حقیقت بھی  
یہی ہے کہ اقبال مرحوم و مختفیور کی انقلاب آفرین  
بندی نے شاعری میں بھی انقلاب پیدا کرتے  
چھوڑا ہے۔ وہ اپنے شاعر کہے جانتے کا دریا یہ  
رسالت میں کس طرح شکرہ فرمائے ہیں ہے

بہ آں رازے کہ گفتہ پی نہیوند  
خرشاخ خل من خرماء خور و ند

من اے میرا تم دادا تو خواہم

مرا یاراں خرخوانے شمر دند

یہ اقبال مرحوم کی شاعری پر نقد و تبصرہ نہیں  
کرنا چاہتا اور نہ یہ میرا مقام ہے بلکہ صرف عنوان  
مندرجہ بالا کے مطابق اقبال مرحوم کے پیغام  
کو جو معنوی تعلق حضرت مولانا روم کی ذات  
جا بہکات ہے اس کے متعلق چند باتیں عرض

شاعری قریبہ قرن سے فنون لطیفہ میں شمار  
ہوتی چلی آئی ہے۔ اور حقیقت میں نفسی انسان کے  
جنبدات میں خواطف کی ترجیحی کی وجہ سے انسان کی  
طبیعت پر پتتا اس کا اثر ہوتا ہے اور کسی پیغمبر کا  
نہیں ہوتا۔ وہ اصل شاعری بقول آفت اب  
صرف رنج و غم، محنت و انہیاط، مدح و قدح،  
کے لطیف تحریکیں لکھ سکتے اور مذدوں اور لفاظ  
کے پہلوں میں جھپٹا کر کے فردوں گوش "کامنطر  
پیدا کرنے کا نام ہے۔ شاعری جیات انسانی اور  
حقیقت زندگی کی صحیح اور مکمل تفسیر ہے۔ جہاں  
عقل کے قدموں میں لغذش کا خطہ ہو وہاں  
شاعری باحسن وجوہ اپنادا من بچا کر مکمل جا سکتی  
ہے کہیں نہان میں شاعر کے ذمہ کیفیات نفسانی  
کی جمالیاتی تشریح کر کے پیش مردہ دلوں کے لئے سامان  
فرمات و شادی میں پیدا کرنا یا حسن کی مدح و شنا  
خواہ ازنی ہو یا غافلی یا عشق کی توجیانی، حقیقی ہو یا  
محاذی یہ ملکر فرما لیجھے۔ لیکن کچھ زمانے سے  
کارگاہ جیات کے مشکل ترین اور صبر آزماء میں  
پر عقل انسانی کی بیچارگی اور دہمانگی کی سہنمائی  
اور دستگیری کرنا بھی شاعر کے منصب میں داخل  
ہو گیا ہے۔

چنانچہ موجودہ دو اخلطات میں تاریکیوں کی  
کالی گھنٹا سے اقبال مرحوم وہ درخشندہ ستارہ صفوٰ

اکثر موقع پر اقبال مرhom مولائے روم کو اپنا سنتا اور ہنی سمجھتے ہوئے پیر روپی کے لفظ سے مفت فرماتے ہیں۔ اور اپسے قدرہ پر آشوب کو اسی بھرا سارا کی تراویش عسوس سرتے ہیں جن کے عصر حاضر کی فلاخ دیسیوڑی کے لئے جو پیغام وہ خود لائے ہیں۔ اس کی نسبت بھی پیر روپی کی طرف کرتے ہیں ۵

ہم تو گر محسوس ہیں ماحصل سے خسہ بیار  
اک بھر پر آشوب و پر اسرار ہے روپی  
تو مجھ سے اسی قافلہ پر شوق میں اقبال  
ہمیں تلفیق شوق کا سالار ہے روپی  
اس عصر کو بھی اس نے دیا ہے کوئی پیغام  
کہتے ہیں چاراغ رو احرار ہے روپی  
مولائی روم اپنے خاص دلفریب انداز میں  
وہم کی حقیقی زندگی کا محصر اور عام قہم سخن تجویز  
فرماتے ہیں ۶

کہ بناید خورد و جو ہمچوں خزان  
آہو ان درختن جسرا رعنی  
ہر کہ کاہ و جو خورد قربان شود  
ہر کہ فورت خورد قرآن شود  
اقبال مرhom اپنے نفس گرم کی شریعتی کو مولائی روم کے شعلہ ہائی سروایہ دار کامر ہوں منت  
تصور کرتے ہوئے پیر روپی کو وہ اکٹھ کر بتاتے ہیں چونچار راہ سے بھی جلوے تعمیر کر سکتا ہو  
باز برخواہم رتفیض پیر روم  
و فخر سریستہ اسلام علوم  
جان او ان شعلہ ہا سرما ڈاں  
من فراغ یک نفس نسل شرار  
پیر روپی خاک را اکیر کرد

کرنجا چاہتا ہوں ہے مولانا روم کو دنیا سے اسلام  
و تصور میں جھو بلکہ مقام حاصل ہے وہ کسی بوجھ  
حقیقی ہمیں مولانا کا پڑایا ہوا جبی شوگردش زبان  
کی دستبرد سے دلوں سے زائل ہو جلا کا اقبال ہر جو  
بھرا سے نہ کرنجا ہے ہیں۔ اور ایسی اس بیاری  
تکید روپی و فقیری اور خودی کے انسانات کا محبوب  
مرٹ مولانا روم کو سمجھتے ہوئے مولانا کے احسان  
کا تذکرہ سترتے ہیں ۷

گرہ از کار ایں نا کامہ دا کرد  
غبار ر ہکنہ را کیمیت کرد  
ز فیض او گر فیض امتعیل کرد  
کم من با ماہ و انعیم سلذ کر دم  
اقبال کی نگاہ دور میں میں مولائی روم کے  
کمالات کی وجہ کے جس بے ظاہری آنکھیں  
خیرو، ہو جاتی ہیں۔ اقبال اپنے دل بنے تاب کی  
تہذیل کامدا و امولائی روم کے ہاتھوں میں دیکھتے

خیالش بامہ و انجم نشیند  
نکاہش آں سوئے پروین بند  
دل بیتاب خود را پیش اونہ  
دم اور عشه از سیاہ چیند  
اقبال مولانا روم کی شان فقیری کو سطوت  
سطویلی سے بدرجہا یہہ سمجھتے ہیں۔ اور ایسے فقر  
اے سخن کی تعلیم کرتے ہیں جس سے انسان کی  
خود کو گزندہ پہنچے ۸

لیتیں شد، ای نہیں میں گیرا سردار فقیری  
ست نہست، کو آں فخر است مخدود ہر کو  
کلتیں اے، المحمدان فخر و در دشمن کو ازوے  
سیمیجی، یہ عقیل امام سر نہیں کو

و خواص پر اطلاع ہوتی ہے۔ تو غرضِ رمز کا  
حقیقت آدھراً دھر نظر ادا کر دیکھا ہے اس  
ایئن سو گوئی انسان اس راز کا گزینم و اشتباہ  
نظر ہتھ آتے

بڑا تند کر کر دیہندوستاں دیگر تجی بینی  
برہمن زادہ رمزیہ شنا یئے روم بزرگیت  
(باقی دار)

دیگر از غبارِ جلوہ کا تعمیر کرد  
جو قدر عقیدت میں مولائی روم کو ایامِ شد  
احد امیر کار و اس کہتے ہوئے لغہ سچ ہیں ہے  
سیروی مرشد روشن ضمیر

کاروانِ عشق و مسیحی را اپسے  
اقبالِ رحموم کو جس مولائی روم کی محبت والفت  
کی گھر لیتیوں میں پہنچ جاتے ہے اس کے اسرار

## روحِ صحابہ کی مدعاہی حشرت

(از جناربی للناس سید حسین الحمد صدامی)

ان عجایوں کی جو کہ ہم سے چھٹا ایمان کا نہ تھا  
مہاجرین اور انصار (یعنی صحابہ کرام) نے مختلف فرما  
اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے متعلق سی قسم  
کا کوئی کہنہ نہ کر، اسے پروردگار تو بہت محبت اور  
مہربانی والا ہے۔

ظاہر ہے کہ جیلیہ یہ قوی صفت بطور شنا صحابہ  
کرام کے بعد قیامت تک کے تمام آنے والوں کے  
لئے ذکر کی گئی ہے اور اس انداز سے کہ اس سے نہ  
صرف اس قول کی پسندیدگی یہ معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ  
اس کا حکم بھی مکانی اور زمانی انعامی اور اجتماعی  
قيود و غیرہ سے بالا ہو کر ٹیکتا ہے تو بعد کسے آئیوں کے  
مسلمانوں سراسر قول کا ہنا پہلک مقامات عام منا۔

مقامات پر بھی شرعاً مطلوب ہو گا۔ احادیث صحیح میں  
صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی شنا و صفت، ان سے  
محبت رکھنے کی تاکید، ان کی شان میں گستاخی کی  
معرفت، ان کی تسلیم و مدارکی تحریک کرنے کا حکم، ان کا ذکر

حضرت خاتم النبیین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام  
سے دوستوں اور آپ کے اصحاب کرام (رضوان اللہ  
علیہم اجمعین) کی تعریفیں قرآن شریف میں متعدد مقامات  
پر بہت سی آیتوں میں ذکر کی گئی ہیں حتیٰ کہ بعض جگہ  
یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی پیدائش سے پہلی کتابوں  
میں (توبیت و اپنیل میں) ان کی شنا اور صفت ذکر  
کی گئی تھی۔ سورہ حشر میں مہاجرین اور انصار (رضی اللہ  
عنہم اجمعین) کے بعض خصالِ حمسہ پر روشنی ڈالنے  
کے بعد ان لوگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے جو ان کے بعد آئئے  
یا آئیں گے۔ (تایین اور ان سے بعد آئئے والے لوگ)  
ان کی توصیف اور تعریف میں یہ قول کہنا ذکر فرمایا گیا  
ہے:-

رسبنا اغقر لنا ولا خوانا للذين سبقونا  
بالايمان ولا يتعلل في قلوبنا غلاما للذين آمنوا  
رسبنا انك سأوف رحيم (ترجمہ)  
(ترجمہ) اسے ہمارے پروردگار ہماری اور ہمارے

فہرمنہم (جس نے کسی قوم کی شبایہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے) کا کیا جواب کہا جائیگا یا اس قسم کا بدبو دا بچوں ابتدائے اسلام سے اس وقت تک ہندوستان میں کھدا معلوم نہیں ہوتا، لیکن عربیک ہے کہ اس معاملہ سے تمام شہر میں ہو جائے۔ بلکہ در ہے کہ ہندوستان سے یہ اصلاح ہو جائے اس قسم کے واقعات سے تغافل برداشت عین کو دلیر بنانا ہے۔ اور رخنہ دین میں پیدا کرنے۔

اور چونکہ شعار کا اظہار اور اعلان ہر زمانے میں اور ہر جگہ میں ضروری ہے بتا بیریں اس کا اعلان ہر جگہ ضروری ہے اس تو کامنہاج السنۃ میں ہے ان المسلمين والکفار اذا كان لهم اعر شعار وجب اظهار شعار الاسلام فی کل زمان و فی کل مکان (مسلمانوں اور کافروں کے جیکہ عالمجہ شعار ہوں تو مسلمانوں کے شعار کا ہر زمانہ اور ہر مکان میں ظاہر کرنا واجب ہے)

## وجوب مدرج صحابہ کی دوسری وجہ

علاوه ازین جس جگہ مجاہد کرام (رضی اللہ عنہم) سے نہ صرف بدقلمی پھیلائی ہاتھی ہو بلکہ (اشهد ان علیا وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل) آواز بلند اذان میں کہا جاتا ہو نیز امام باروں مجلس خاصہ اور خصوصی مساجد میں ان کی طرف غلط اور جھوٹے اہانت آمیز واقعات منسوب کئے جاتے ہوں اور پھر عوام سینیوں کا سنتا اور شریک ہونا مکن اور غلطی میں پڑنا تحمل ہو تو سینیوں کی اصلاح اور تحفظ عقول کے لئے ایسی مجالس کا منعقد کرنا جنہیں صحابہ کرام کے صحیح واقعات ذکر کئے جاتے ہوں اور ان کی شناو صفت کی جاتی ہو واجب ہوتا ہے۔

## وجوب مدرج صحابہ کی تیسرا وجہ

بالآخر کرنے کا راست دوغیرہ وغیرہ نہایت کثرت سے مذکور ہے، اسی بنا پر مسلمانوں کے اجتماعات عامہ (عیدین حج جمودغیرہ) میں لیکچر ویتنے ہوئے (خطبہ پڑھتے ہوئے) صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین (رضی اللہ عنہم) کی شناو صفت کرنی تک صرف مستحب تراویحی کی ہے (دیکھو درختار، شامی، عالمگیری غیرہ) بلکہ حسب تصریح امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز (مکتبات امام ربانی جلد ۲ ص ۵۱) اس کو شعار اہل صفت والجماعت بھی قرار دیا گیا ہے فرماتے ہیں۔

## وجوب مدرج صحابہ اور اعلان کی پہلی وجہ

ذکر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین اگرچہ از شرائط خطبہ نیت و لیکن از شعار اہل صفت است (شکر اللہ تعالیٰ اسیہم) ترک تکنند بعد و ترد آں را مگر کسے آزادش مریض و باطنی خبیث، اگر فرض کشم کر بتقصیب و عمار ترک تکنده باشد و عید من شبہ بقوہ فہرمنہم را پھر جواب خواہ گفت۔ ایں قسم کل بدواز ابتدائے اسلام تا ایں وقت معلوم نیت کو در ہندوستان شگفتہ باشد۔ نزدیک است کہ ازین معااملہ تمام شہر میں گرد بلکہ از ہندوستان مرتفع شود دریں طور و اقاعات تغافل ورزیدن تبدیل عالی رادلیر ساختن است و رخنہ دین کردن (انہی مختصرًا)

(ترجمہ) خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا ذکر اگرچہ خطبہ کے شرائط میں سے نہیں ہے لیکن اہل صفت کے شمار میں سمجھتے کوئی اینے ارادے اور کوشش کیے اس کو نہیں چھوڑتا مگر وہ شخص جس کا دل بیمار ہوا اور اسی حکما باطن خبیث ہو اور اگر فرض کریں کہ تقصیب اور غلوت سے ترک نہیں کیا ہو تو وعید من شبہ بقوم

اس لئے ان پر بھی لازم ہے کہ ساری نوع انسانی کو ان باتوں سے واقف کریں اور ہر بستی میں عالم جلوں اور جلوسوں وغیرہ سے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو بتائیں کہ ان بزرگوں نے دنیا میں کیا کارنا میے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ جناب رسول خدا تعالیٰ السلام کی تعلیم و تربیت سے کس طرح متاثر ہوئے۔ اور اہل عالم کو منہب، اخلاق، تمدن، معاشرت، اقتصادیات، سیاست وغیرہ شعبہ میں زندگی و آخرت کے کیسے کیے عنده اور مفید اس باقی سکھائے ہندوستان کے کروڑوں مسلمان اور غیر مسلم جاہل محض ہیں نہ کتابیں پڑھ سکتے ہیں نہ اخبارات۔ ان بے پڑھے لوگوں کو مقدس ہستیوں کی زندگی کے پاکیزہ حالات ان کے بلند مرتبہ خیالات اور ان کے مہتمم بالشان کارناموں سے روشناس کرانے کا سامان اس کے کیا ذریعہ ہے۔ کہ بار بار عام جلوسوں اور جلوسوں میں ان کا ذکر خیر کیا جائے اور ان کے نام نامی سے ہر کوہ و مدیہ کو مانوس بنایا جائے، بالخصوص ایسی جگہوں میں جہاں کہ غلط فہمیاں قصداً پھیلائی جاتی ہوں۔ یہی مقصد سیرت کے جلوسوں اور جلوسوں کا ہے۔ اور یہی مقصد مدح صحابہ کے جلوسوں اور جلوسوں کا ہے۔

**ستا حصے ملک میں ترقائقونی اور اجتماعی اخلاقی جرم ہے، اور مدح صحابہ اخلاقی قانونی اور اجتماعی فلسفی ہے**

ہندوستان جو کہ مختلف اقوام اور مختلف مناہب کا گھوارہ ہے بجز اس کے با امن و با عافیت نہیں رہ سکتا کہ اس میں بین الاقوامی قوانین راجح کئے جائیں اور ایسی چیزوں سے روکا جائے جو بین الاقوامی

بالخصوص جبکہ دوسری قومیں اور حکومت غیر مسلمة اسکو ہرم قرار دینے لگے اس وقت اس کا وجوب اور بھی بہت زیادہ پڑھ جاتا ہے۔ انہیں امور کی بنا پر لکھنؤ میں مدح صحابہ کا سلسلہ چلا آتا ہے۔ مگر شیعوں نے حکام وقت پر اثر ڈال کر اس میں رکاویں پیدا کیں اور ۱۹۰۵ء سے اس میں تشدیات ہوئے اور بار بار اس باسے میں گرفتاریاں کی گئیں۔

## مدح صحابہ کرام اور اسکے حلے اور جلوسوں کا

### انسانی اور شہری اور اجتماعی حق ہر

دنیا کا مسلم اصول یہ ہے کہ ہر قوم اپنے مقتد ایان دین اور اکا برلنٹ کے کارناموں ان کی تعلیمات اور ان کے واقعات زندگی سے متاثر ہوتی ہے مسلمانوں کے لئے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرات صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بالخصوص حضرات خلفاء راشدین کے کارنامے، ان کی تعلیمات، ان کے حالات زندگی، سرچشمہ ہدایت ہیں اور نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانی دنیا کے لئے ان کے کارناموں میں محلی ہوتی صفات اور ستھری روشنی موجود ہے اور یہی وجہ ہے کہ ۱۹۳۶ء کے اخبار ہر ہر بجن میں گاندھی جی نے کانگریسی وزراء کو زوردار الفاظ میں ہدایت کی تھی کہ وہ اپنا طرز عمل حضرات شیخین (حضرت ابو بکر و عمر) جیسا بنائیں۔ یورپیں مورخین اس کی خصوصی طور سے ہدایت کرتے ہیں اور اسی بنی پرسیرت فاروقی (رضی اللہ عنہ) کو فرانس کی یونیورسٹیوں وغیرہ میں داخل نصاب کر دیا گیا ہے۔ ٹھہابیت ضروری ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ ان کارناموں اور اخلاق و اعمال سے واقف ہو۔ اور چونکہ مسلمانوں کا فلسفہ ہے کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت کریں۔

رواداری اور میل ملابس کے منافی ہوں کسی شخص یا جماعت کا وسرے شخص یا جماعت کے پیشواؤں کو برا کہنا ان کی تبلیغ و تربیت کرنا علاوہ اخلاقی جرم کے یقیناً یعنی الاقوامی رواداری اور اتحاد کو فساد کے گھاث اترنے والا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تعزیرات ہندوستان (۲۹۸) کے ماتحت ہمیشہ سے تبرساہند وستان میں منوع رہا ہے۔ اور اسی وجہ سے موجودہ حکومت ایران نے اس کو شدید ترین جرم قرار دیا ہے اسی طرح بین الاقوامی رواداری کے لئے یہ ہی ضروری ہے کہ ہر شخص اور ہر جماعت کو مکمل آزادی ہو کہ وہ جائز طریقے پر اپنے پیشواؤں کی شناو صفت کر سکے ان کی قابل اقتدار زندگی کو دنیا میں دھلا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں ستان دھرم، آریہ سماج، برہم سماج، جینی، عیسائی، یہودی شیعہ وغیرہ وغیرہ سب کے سب اپنے اپنے پیشواؤں کے جلوس نکالتے اور جلسے وغیرہ کرتے رہتے ہیں

## تہذیب مغربی

(از مرزا مصطفیٰ علی صاحب)

پروسے سے آج مسلم مجبور تنگ ہے سب کیا خوب لائی بادہ افرنج رنگ ہے پچھے بھی خیالِ نام نہ پڑاوے ننگ ہے سب اک خیال بادہ و مینا و چنگ ہے تہذیب مغربی کی پرولٹ یہ حال ہے لامہ ہبی کا دور ہے خالت سے جنگ ہے ہاں اسے بُت فرنگ کے شیدائیوں سے دل ہے سیاہ گرچہ سفید اسکارنگ ہے یاران تیز گلام نے منڈل کو جالیا سب یہ بے وقوف غیر کی ہمت پہ دنگ ہے

اس انتشاف کو ذرا دیکھو تو مصطفیٰ

”مدھب ہماری راہ ترقی میں سنگ ہے“

# قیامت بہشت و دوزخ اور عالم ارواح کا تذکرہ

## ویدوں میں

(مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری کے قلم سے)

پر پورا اعتقاد تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ انسان میں ایک جزو (روح) ہے جو شو قو پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ یہ جزو مطہر شعلوں کی بدولت کالاید غاکی سے الگ ہو کر اپنے حقیقی مسکن کو عود کرتا ہے اور ان اعزہ و احباب کے ساتھ مل کر جو ان سے پہلے وہاں پہنچے حیات ابدی حاصل کرنے شادمانی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ان کا عقیدہ بالا جمال یہی تھا۔ مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ زندگی کیسی تھی اس کے حالات و کیفیات کیا تھے۔ وہاں لوگ کن مشاغل میں مصروف رہتے تھے؟ مگر ان سوالات کا جواب بحض بھیم تخلیقات میں ملتا ہے۔

روید کے مندرجہ ذیل منتروں سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ہندوکے نزدیک مردوں کی رو جیں فضائے بسیط میں اڑتی رہتی ہیں چنانچہ روید منڈل اول سوکت ۱۱۵ منتر ۲ میں ہے ”سور یاد رخشان اشاش کے تعاقب میں ایک عاشق کی ماں نہ جو کسی دو شیزہ پری جمال کا تعاقب کرتا ہو اس جگہ جاتا ہے۔ جہاں نیک سیرت و خدا ترس لوگ زمانہ دراز سے با برکت زندگی بسر کرتے ہیں یہ اور روید منڈل نیک سوکت ۱۱۵ ان الفاظ

ایک مرتدہ لکھتی ہے کہ ”نا دافو بہشت و بہشت کچھ نہیں۔ یہی ہندوستان ہی جنت ہے“ اس معمون میں ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ویدوں کی تعلیم کی روشنی میں مرتدہ کا بیان کہاں نک قریں صواب ہے؟ اسلام ہندو کا اس بارے میں کیا عقیدہ تھا؟ اور ویدوں میں قیامت بہشت۔ دوزخ اور عالم ارواح کا تذکرہ موجود ہے یا نہیں؟

میڈیم راؤزن نے اپنی کتاب وید اندیسا کے صفحات ۵۹-۶۰ نمبر ۱۹۴۳ مطبوعہ لمنڈ میں فدیم ہندوؤں کے عقیدہ بہشت و دوزخ پر مفصل بحث کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ ”اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ وید عہد کے ہندو حیات مستقبل (آخرت) پر اعتقاد رکھتے تھے یا نہیں مگر جو کچھ ہم اور بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد اس مسئلہ پر مددی بحث کرنا غیر ضروری ہے۔

**بہشت** } اس کے بعد مختصر مہ راؤزن لکھتی ہے۔ ”البتہ یہ دیکھنا ہاتھی ہے کہ وہ حیات مستقبل کیا تھی اور کس صورت میں تھی اس کے متعلق ان کے عقیدہ کا تعین دشوا ہے۔ لیکن یہ امر لقینی ہے کہ انہیں حیات مستقبل

مہیا ہیں اور بدکدار لوگوں پر انواع و اقسام کے عذاب ہوں گے۔ ہر متقدی و پر ہیز کامتوں کے پاس خوبصورت و تابناک گائیں آتی ہیں جن کا دودھ فوراً پخواجاتا جاستا ہے۔ گھنی کے تالاب اور شہید کی نہریں ہیں۔ دودھ اور دہی کی ندیاں ہیں۔ دکھدا اکھروید ۹ - ۱۱۳

## عالم ارواح - اہل ایمان کا عقیدہ

اجسام کی رو جیں الگ الگ ہیں۔ ایک جسم میں روح دوسرے میں منتقل ہیں ہوتی محروم و غافر افراد کی رو جیں علیین میں اور لفڑا و فساق میں رو جیں سمجھیں میں رکھی جاتی ہیں۔ ہم ہیاں اکھرو وید کے چند منتر درج کرتے ہیں جو اس بات پر صراحتہ "دال ہیں کہ منصفان وید کے نزدیک بھی رو جیں عالم ارواح (یعنی علیین یا مجھیں) میں رہتی ہیں نہ کہ تناسخ کے طریق پر اجسام میں چکر لگایا کرتی ہیں۔ اکھروید ۸ - ۹ - ۱۲۰ میں ہے منtra۔ اگر ہم نے ہوا زمین۔ آسمان یا ماں باپ کو رنجیدہ و متابم کیا ہے۔ تو ہمارے گھر کی یہ آگ ہمیں اس جرم سے بری کر کے عالم خیر (عالم ارواح) میں لے جائے۔

۲۔ زمین ہماری ماں ہے۔ ادبی ہماری قرابت دار ہے۔ ہوا ہمیں اعداء کے منصوبوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ کاش ہمارا باپ آسمان ہمارے آبا و اجداد کی دنیا (عالم ارواح) سے ہمارے لئے برکت و اقبال مندی لائے میں اپنے (متوفی) اقربا کے پاس پہنچوں اور بہشت سے محروم رہوں۔

۳۔ اس عالم درختاں میں جہاں ہمارے

میں ہے: "کاش میں وشنو کے بابرکت مسکن میں داخل ہوتا جہاں دیوتاؤں پر فدا ہونے والے لوگ دل شاد ہیں۔ وہ اس زبردست گامزن (وشنو) کے دوست ہیں۔ اور وشنو کے اعلیٰ ترین مسکن میں عیش ونشاط کی زندگی پسرو کرتے ہیں۔ یہ آسمانی مسکن نور سے روشن ہے۔"

نیک سیرت پر ہیزگار لوگوں کا تو یہ صلح تھا لیکن سوال یہ ہے۔ کہ پاپویں اور بدکاروں کا حشر کہاں ہوتا ہے۔ آیا انہیں بھی منتقل حیات حاصل ہے یا نہیں۔ اور ویدی زمانہ کے ہنود کا اس کے متعلق کیا عقیدہ تھا۔ اس کا جواب رگوید نے یہ دیا ہے۔ کہ ورن اور دوسرے ادیتا لنهنگاروں کے سزادیتے والے ہیں اور وہ ان لوگوں کو جو اپنے گناہوں سے تائب نہ ہوں غار میں ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ رگوید منڈل م سوکت ۵۶ منتر ۶ میں ہے۔ "اندر ان لوگوں کا ہی خواہ نہیں جو سو ماں کی کشید نہیں کرتے وہ نہ ان کا دوست ہے نہ بھائی۔ جن لوگوں کا وہ دوست نہیں انہیں (دوڑخ کے) غاروں میں ڈال دیتا ہے۔"

محترمہ راگوزن لکھتی ہیں کہ اگر زمانہ "ما بعد" میں حیات مستقبل کے متعلق معاشر عقائد تکہور پذیر نہ ہوتے تو اس بارے میں ہنود کے عقیدے پر بحث کرنے کی زیادہ ضرورت نہ رہتی۔ عقائد میں بہت جلد تغیر ہو گیا۔ کیونکہ خود اکھرو وید میں مادی بہشت و دوڑخ کا ذکر موجود ہے۔ اور نہایت شرح و بسط سے مذکور ہے کہ بابرکت لوگوں کے لئے عیش ونشاط کے سب سامان

میں وہ جو سومارس پانے کے مستحق ہیں جو عالم ارواح  
میں زندہ ہیں ہم پر ہمارا بان اور قربانی کے طرقوں  
سے واقف تھے۔ جب ہم ان کو پکاریں تو وہ ہماری  
مدد کو پہنچیں۔

۳۰) آج ہم ان آباء کی مدح سرائی کریں گے  
جو عہد قدیم یہیں سداھار گئے یا ان کے بعد  
رخصت ہوئے جو دنیا کے کرہ ہوا میں ہیں۔ جو  
خوبصورت مکانوں میں رہنے والے لوگوں کے  
ساتھ ہیں۔

۳۱) میں نے فیاض دل آبا و اجداد کو پالیا ہے  
مجھے وشنو سے لڑ کا اور اولاد ملی ہے۔ اے آباء  
جو قربانی کی گھاس پر بیٹھے ہو آؤ اور ہماری  
مدد کرو۔

۳۲) اے مقدس گھاس پر بیٹھنے والے باپ  
دادو ہماری مدد کو آؤ۔ یہ نذریں تمہاری خاطر  
تیار کر رکھی ہیں انہیں قبول کرو۔ ہم پر نظر لطف  
بحال رکھو۔ ہمیں صحت عطا کرو اور بلا مشقت  
دولت دو۔

۳۳) تم سپیدہ صبح کی گود میں بیٹھے ہو اپنے  
پاکباز فنا پذیر بیٹوں کو دولت فلاح اور برکت  
سے مالا مال کر دو۔ میا بھی جو ہمارے بہترین۔ قدیم  
اور ہمارا بان آباء کے ساتھ شادمانی کی حالت میں  
رہتا ہے خوب سومارس (بھنگ) پیئے۔

۳۴) اگنی (آگ دیوتا) تو بھی ان لوگوں کے  
ساتھ آ جو شہنشاہ اور سومارس کے منتظر ہیں۔  
جو دیوتاوں کے ساتھ بیٹھے ہیں روز قربانی سے  
واقف ہیں جن کی رشیوں نے تعریف کی ہے  
تو ان عاقل۔ صدق شعار اور مخیر آباء کے ساتھ  
آ جو عالم نور میں بود و باش رکھتے ہیں۔

تمقی و راست کارا جباب راحت و سرور کی زندگی  
بسرا کرتے ہیں۔ وہاں ان کے جسموں کے تمام روگ  
دوار ہو گئے ہیں ان میں سے کوئی لستگڑا، اور  
مقطوع الاعضاء نہیں رہا۔ وہاں پہنچ کر ہم اپنے  
والدین اور باباں بچوں کو دیکھیں۔

ظاہر ہے کہ تناسخ کی صورت میں روحلیں  
اپنے اعمال کے بوجب نباتات۔ حشرات۔ طیور۔  
پندر۔ کتنے وغیرہ حیوانات کے جسموں میں منتقل  
ہو جاتی ہیں۔ پس والدین اور باباں بچوں کی ملاatta  
کی تمنا اسلامی عقیدے کے بوجب بزرخ اور  
عالم ارواح میں ہی پوری ہو سکتی ہے۔  
اسی طرح اخ्तرو وید ۹-۵-۱۸-۱۳ میں ہے:-

وہ جو برہمن کو ایذا دیتا ہے وہی برہمن جس کی  
گائیں دیوتا ہیں وہ بہشت پر اس راہ سے نہیں  
جاتا جس راہ سے اس کے آبا و اجداد گئے۔ اسی  
طرح دو اور منتر ملاحظہ ہوں۔ اخ्तرو وید ۹-۱۲-۱۳  
(۱۶) تینیں دیوتے مولیشیوں کی خبر گیری کرتے  
ہیں (اے مولیشی) کیا تو عالم بالاتک ہماری  
رہنمائی کرے گا (۱۷) تو جنت کے عالم تاباں تک  
ہماری ضرور رہنمائی کرے گا۔ ہمیں وہاں ہمارے  
بیوی بچوں سے ملا دے۔ میں وہاں پہنچ کر اپنی  
جور و کاماتھ بکٹ لیتا ہوں۔ کاشش دہ وہاں میرے  
پیچھے پیچھے چلے تباہی اور بعض وحدت ہم پر مسلط  
نہ ہو گا ॥

رگ وید مندل ۱۰ سرکت ۱۵ سے بھی  
تناسخ کی نقی اور اسلامی عقیدے کے بوجب  
عالم ارواح (علیمین اور سچین) میں روحوں کے  
استقرار کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو منترا  
ہمارے آباء متوافق خواہ اور پہلوں نیچے یاد ریان

وکیتہ رکھتی ہیں۔ رگوید ۲-۲۹-۶ میں ایک رشی یوں دعا کرتا ہے کہ ”ادتیہ مجھے پھاڑنے والے بھیڑیے سے اور گڑھے میں گرنے سے محفوظ رکھ اور رگوید ۱-۱۳۳-۳ میں اندر سے یہ دعا کی گئی ہے کہ وہ مختلف لشکروں کو نیست و تابود کر دے اور انہیں وسیع و عیقٹ گڑھوں میں دھکیل دے۔

## جنت کی رحمتیں و حافی میں جسمانی؟

نحوئے جنت کے متعلق ویدوں کا تصور قریب قریب ایسا ہی جسمانی ہے جیسا مسلمانوں کا ہندو کے ہال خود دیوتے ہی محض روحانی نہیں بلکہ کسی قدر جسمانی ہیں اور جسمانی خواہشوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سو ماں یعنی بھنگ پیتے اور اس کے سرو سے خط اٹھاتے ہیں۔ رگوید ۱-۱۳۵-۱ میں ہے کہ یہ دیوتا وسرے دیوتاؤں کے ساتھ درخت کے نیچے مست الاست ہے۔ اخترو وید ۱-۲-۳۱ میں ہے۔ کہ ادتیہ شہد کھانے میں مصروف ہے۔ رگوید ۴-۴-۵۲ میں ہے کہ اندر کی ایک حسین جورو ہے جس کے ساتھ وہ رنگ رلیاں ملتا ہے۔ اخترو وید ۴-۳۸ میں ہے کہ گندھرو اس غرض سے خوبصورت مردوں کی شکل و صورت اختیار کرتے ہیں۔ کہ عورتوں کا اخواکریں گے۔ ان کے پاس خود بھی بیویاں ہیں۔ اخترو وید ۷-۳۷ میں صاف تکھا ہے کہ ایمانداروں سے صاف وعدہ ہے۔ کہ اتھیں آسمانی مکان میں شفاف گھنی شہد شراب۔ دودھ۔ دہی کے بھروسے ہوئے حوش۔

میں گے اور وہ دیگر حظوظ ولذائیں سے بھی بہرا مدد و سبق اسے اگنی ان ہزارہ قدیم اور متعاقب آباء کے ساتھ جوندروں کے کھانے پینے والے ہیں جو اندر اور دوسرے دیوتاؤں سے متوجہ ہو گئے ہیں اور عالم فور میں دیوتاؤں کی حمد و ستائش کرتے ہیں آجاء۔

(۱۰) یہاں وہ باپ آئیں جنہیں آب نے خاکستر کر دیا ہے (جو مرنے کے بعد جلائے گئے ہیں)

(۱۱) جو باپ دادے یہاں ہیں اور جو یہاں نہیں ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں یا نہیں جانتے اس اگنی (۲ گ) نسب مخلوقات کو جانتی ہے۔ تو جانتی ہے کہ کس قدر باپ دادے ہیں۔

(۱۲) ان باپ دادوں کے ساتھ جو جلائے گئے تھے اور جو نہیں جلائے تھے اور جو ہماری نظروں سے پہلے آسمان میں خوش و خورم ہیں اسے درخشاں ہستی (اگنی) اس شخص (متوفی) کو ان ہی کے پاس عالم ارواح میں لے جا اور ہماری خواہش کے مطابق اس سے سلوک کر۔

## دوزخ - منڑ کے حوالہ سے ہم دوزخ

رگ وید منڈل ۳ سوکت ۲۵  
کے گڑھوں کا اوپر زکر کر آئے ہیں۔ رگوید ۸-۴۳-۹ میں بھی ایک کرت (گڑھے) کا ذکر ہے۔ جس میں تمام پانی اور بے دین لوگ دھکیل دیئے جاتے ہیں۔ اور رگوید ۱-۱۲۱-۲۳ میں ہے کہ اندر ان لوگوں کو گڑھے میں ڈال دیتا ہے جو قربانی نہیں چڑھاتے۔ رگوید ۳-۵-۵ میں مذکور ہے کہ یہ گھرا گڑھا ان لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے جو گنہ کار ہیں اور ان (بدعلپن) عورتوں کی طرح آتے جاتے ہیں جن کے بھانی نہیں ہوتے اور ان شریر عورتوں کی طرح جو اپنے شوہروں سے بغض

بیوانوں - پرندوں - کیڑوں مکروہی اور درندوں کے درجہ تک پہنچا دیا گیا۔ آج میں ایک ذی عقل انسان ہوں کل تو بھوئنے والا کتنا بن جاؤں گا۔ آج نازک ادا و ناز آفرین لڑکی ہوں کل کوچھاً والے بھیریئے کا پیکرا خیتا رکر رکھا ہو گا۔ آج میں محنتی لڑکا ہوں کل کوبے و قوف بھیسا بنا ہوں گا آج میں لڑکوں کے ساتھ گیند کھیل رہا ہوں کل کو جبکل کاہرہ بنا ہوں گا۔ کیا عجب ہے کہ یہی کان لھانے والا تو امیرا منونی باپ ہو یہ بھوکی بی شاید میری ماں ہو۔ جنگل کاریکھ میرا بھائی ہو کاٹنے والا سانپ میری بہن ہو۔

**ہندووں نے سابقہ تعلیمات کو منسخ کر دیا**  
اس کے بعد ڈاکٹروں سن لکھتے ہیں کہ افسوس زمانہ ما بعد کے ہندووں نے قدیم رشیوں کی تعلیمات کا چھڑہ بالکل بگاڑ دیا۔ پس ہم جس درجہ بھی قدامت کی طرف جاتے ہیں حیات اخزوی کے بارے میں ہندووں کی تعلیم اعلیٰ اور زیادہ کامل ملتی ہے۔ لیکن جس قدر زمانہ ما بعد کی طرف آتے ہیں۔ اسی قدر یہ تعلیم ادنیٰ اور لپٹت ہو جاتی ہے۔

ہوں گے۔ **تہذیب ارواح یا آواگوں** - جزاء  
آخری اور عالم ارواح کا عقیدہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن تہذیب ارواح یعنی آواگوں کے موجودہ خیال کا کوئی ثبوت نہیں ملتا مسٹر ویرنے لکھا ہے کہ ویدوں کے زمانے میں ہندو لوگ تہذیب کے قائل نہ تھے اور تہذیب کی تعلیم کا پتہ پہلے پہل خاندوگیہ اپنے شاہزادی اور بھین کے ایک حصہ میں پایا جاتا ہے۔ کتاب بیچنگ اوف ویدز میں لکھا ہے کہ "تہذیب کا عقیدہ مسیح علیہ السلام سے چھ سو برس پہلے ہندووں میں اس وقت راجح ہوا جب سماکی متی خیات کی راہ دریافت کرنے کے لئے سوچ بیمار کر رہا تھا۔ اور تہذیب کی تعلیم بدھ مذہب کی ترقی و اشاعت میں بڑی معاون ہوئی" ڈاکٹروں سن لکھتے ہیں کہ عقیدہ تہذیب کا بدترین اثر یہ ظاہر ہوا کہ اس عقیدہ کے رو سے بیوانوں کو انسان کے درجہ پر لانے کی کوشش انسان کو بیوان کے درجہ تک لے گئی۔ انسان اشرف المخلوقاتی کی کرسی سے نیچے اتار دیا گیا۔ اور اس کے سر پر ذلت کا تاج رکھ کر اسے

## نازک ترین دور!

اس نازک ترین دور میں دین کی خدمت و حفاظت کا جواہم فریضہ "شمسُ الاسلام" انجام دے رہا ہے۔ اس کے پیش نظر دین کی تڑپ رکھنے والے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جریدہ شمسُ الاسلام کے خریداروں کے حلقة کو دیکھ کرنے کے لئے تمام کوششیں صرف کر کے عنداشت ماجور اور عتیق انس مشکور ہو۔ خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ :-  
(یمنی جریدہ شمسُ الاسلام بھیرہ نفع شاہ پور۔ پنجاب)

# محجرہ شق القمر حادیث کی روئی میں

(۳)

(از مولانا سید محمد عجمیم الاحسان صاحب مفتی مسجد خدا اکملہ)

چاند بھٹ گیا (ستدرک امام حاکم جلد صفحہ ۲۴۲) اور ستدرک میں حضرت جییرہ۔ حضرت ابن عباس رضی اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی کی روایتوں کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعد بطور شواہد نقل کر کے امام حاکم فرماتے ہیں۔

هذا الشواهد لحدیث عبد اللہ ابن مسعود کالہا صحیحة علی شرط الشیخین۔ ”ذکرہ بالاحدیثین حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کے شواہد ہیں۔ اور کل کے کل صحیح ہیں اور پناری اور سلم کی شرط کے موافق ہیں۔“

تائیں ستدرک میں حافظ ذہبی مولف ”میزان الاعتدال“ ان تینوں صحابیوں کی حدیشوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ کلمہ صحاح۔ یہ تمام حدیثیں صحیح ہیں۔

(۳۸) انشق القمر و نحن مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

تمکن شریف میں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ چاند شق ہو گیا“ (تفیرین چریں جلد ۲ صفحہ ۲۶)

(۳۹) والنشق القمر قال انشق و نحن مبکة

حضرت سیدنا علی رضا کی بیت حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی اس واقعہ میں موجود تھے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:-

(۴۰) انشق القمر و نحن مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ کہ چاند بھٹ گیا۔ اس حدیث کو امام محدث طحاوی نے اپنی کتاب مشکل الاتشار کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۳ میں روایت کیا ہے۔ اور اس روایت کا حوالہ کتاب شرح الشفا جلد صفحہ ۵۶۔ عینی جلد صفحہ ۸۷ میں بھی موجود ہے۔ اللہ بنی جلد اصفہ ۶۳ میں بھی موجود ہے۔

حضرت سیدنا جییرہ بن مطعم کی وہ تیج

(۴۱) حضرت جییرہ بن مطعم بھی اس معجزہ کے دیکھنے والوں میں تھے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں انشق القمر و نحن مبکة علی عبداللہ بنی

صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں (جب کہ ہم لوگ نکلہ شریف میں تھے

پڑھئے۔

حضرت محدث امام سیوطی نے تفسیر دہشور کی جلد ۶ صفحہ ۱۳۳ میں محدث عبید بن حمید اور ابو نعیمؓ اور بیہقیؓ کے حوالہ سے بھی حضرت جیز بن مطعم کی روایت نقل کی ہے۔

### سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر کی وہیں

گو سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی روایت میں خود دیکھنے کی تصریح نہیں ہے مگر ظاہریہ ہے کہ انہوں نے بھی مشاہدہ کیا تھا۔ کیونکہ وہ شہنشہ نبوت میں اپنے والد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمان ہوئے جبکہ ان کی عمر، سال کی ہی۔ ان کی ولادت بعضت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سال پہلے ہوئی تھی۔

کتاب ”امکال“ کے صفحہ ۲۱ میں ہے۔  
عبد اللہ بن عمر فرمد: اسلام مع ابیہ بمکة  
وولد قبل الوحی لستہ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر اپنے والد کے ساتھ مکہ (شریف) میں مسلمان ہوئے اور ان لی پیدائش بعضت کے ایک سال پہلے ہوئی۔  
کتاب ”امکال“ کے صفحہ ۱۸ پر ہے

عمَّنْ بَنَ الخطابُ اسْلَمَ سَنَةً سَتَّ مِنَ النَّبِيَّةِ - حَضَرَتْ عُمَرُ فَرَمَّتْ لَهُ مِنْ مُجْزِهِ شَقِ الْقَمَرِ كَا وَاقِعَهُ شَهِ يَاسِنَهُ نَبُوتَ كَاهِيَهَ - مَحْدُثُ اَمَامٍ اَحْمَدَ قَسْطَلَانِيَ شَافِعِيَ رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ تَسْخِيرِ فِرَمَيَاهَ -

وَكَانَ الْاَنْشِقَاقُ بِمَكَةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ  
يَنْجُو خَمْسَ سَنِينَ - شَقِ قَرْكَا وَاقِعَهُ بَهْرَتْ مَبَارِكَ

ہم کہ میں تھے کہ چاند پھٹ گیا۔ (تفیر جامع البیان جلد ۲ صفحہ ۳۶)

(۲۰) انشق القمر علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقین علی هذ الجبل وعلی هذ الجبل فقالوا سخرنا لحمدنا فقال بعضهم لئن كان سخرنا فاما يستطيع ان ليسم الناس كلهم۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند و حصول میں پھٹ گیا ایک حصہ اس پھر پیدرا اور دوسرا حصہ اس پھر پر۔ کفار نے کہا کہ (حضرت) محمدؐ نے ہم پر جادو کیا ہے۔ پھر وہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ اگر جادو کیا ہے ہم پر تو تمام لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتے۔ (سنن ترمذی جلد ۲ ص ۱۶۹ - ۱۹۱)

(۲۱) انشق القمر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصار فرقین فرقۃ علی هذ الجبل وفرقۃ علی هذ الجبل فقالوا سخرنا لحمدنا (صلی اللہ علیہ وسلم) فقالوا إن كان سخرنا فانه لا يستطيع ان ليسم الناس كلهم۔

(ترجمہ) حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند و حصول میں پھٹ گیا۔ ایک لمحہ اس پھر پر کفار نے کہا کہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر جادو کیا ہے پھر انہوں نے کہا کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو تمام آدمیوں پر تو جادو نہیں کر سکتے۔ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۸۲)

ذکورہ بالاحدیوں کے بعد بطور تتمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سابق روایت جو مسند ابو داؤد طیالسی کے حوالہ سے گذری ہے

کان ذلك على عهد النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنشق القمر فلقتين فلقة من دون الجبل وفلقة خلف الجبل فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اللهم اشهد -

الشق القمرى تفسير ابن حضرت ابن عمر رضى الله عنہا نے فرمایا کہ یہ واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کہ چاند کے دو نکڑے ہو گئے۔ ایک نکڑہ پہاڑ کے سامنے رہا۔ ایک نکڑہ پہاڑ کے پیچے رہا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ -

(كتاب مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۲۶۴)

(۲۵) انشق القمر على عهد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم اشهدوا -

حضرور پر نور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند چھٹ کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔

(مسند ابو داؤد طیالسی صفحہ ۲۵)

(۲۶) انقلق القمر على عهد رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرقتين فكانت فرقة على الجبل وفرقه من وسائله فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم اشهدوا -

(ترجیہ) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو نکڑے ہو گیا۔ ایک نکڑہ پہاڑ پر رہا دوسرا پہاڑ کے پیچے ہو گیا۔ تحضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ - (تفسیر ابن جریر جلد ۲ صفحہ ۲۵۵)

سے تقریباً پانچ سال پہلے ہوا تھا۔

(ارشاد الساری جلد ۲ ص ۳۴۹) جلد ۹ ص ۲،

لہذا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی کی عمر اس معجزہ شق قمر کے وقت ۹ یا ۱۰ برس کی تھی۔ اور اتنی عمر میں مکہ شریف میں موجود ہوں اور وہاں کے اور باہر کے لوگ شق قمر دیکھیں اور وہ نہ کھین بہایت مستبعد ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے الفاظ یہ ہیں :-

(۲۷) انشق القمر على عهد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم فرقتين فشق الجبل فلقة وكانت فلقة فوق الجبل فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم اشهدوا -

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے دو نکڑے ہو گئے۔ ایک نکڑے نے پہاڑ کو چھپا لیا۔ ایک نکڑہ پہاڑ کے اوپر رہا تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ -

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۳)

(۲۸) انقلق القمر على عهد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم اشهدوا -

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند چھٹ کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا گواہ رہنا۔ (سنن ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۹)

اور اس روایت کی صحیح ان الفاظ سنتے کی ہے۔

ہذا حدیث حسن صحیح

(۲۹) عن عبد الله بن عمر رضي في قوله عن وجل اقتربت الساعة وانشق القمر قال

علیہ والہ وسلم اشہد وَا-

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں شق ہوا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گواہ رہنا۔

(دلائل النبوة جلد اول صفحہ ۹۵)

**نحوٖ :** - حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت تفسیر دمشقی حبلہ ششم کے صفحہ ۱۳۷ میں بھی محدثین بیہقیؒ اور ابن المنذر اور ابن مردویہؒ کے حوالہ سے منقول ہے تو

(باقی آئندہ)

عهد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرقہ  
فیت الرجیل فرقۃ تحت الرجیل وکانت فرقۃ  
فوق الرجیل فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم اللهم اشهد -

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے زمانہ میں چاند و کھڑکے ہو گیا۔ ایک کھڑک  
پہاڑ کے نیچے کی طرف ڈھانپ لیا اور ایک کٹہ  
پہاڑ کے اوپر رہا تو پی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا ملے اللہ تو گواہ رہ -

(مشکل الآثار جلد ا صفحہ ۳۰۲)

(۴) اشتق القدر علی عهد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ

## فرق یا طلاق اکار حدیث

علامہ ابن قیمؒ کی تصریحات

(۹)

(مترجم بہ مولانا حافظ محمد ادريس حباد پر فوسرائیم اے اول کالج امریسر)

وَجَدْ نَامًا وَعَدَ نَامًا | تو اپنے خدا کا وعدہ سچا  
رَبَّتْ حَقًّا - | پایا -

کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ کیا یہ لوگ سنتے ہیں؟  
آپ نے فرمایا ہاں ! اُسے اس کی جس کے قبضہ  
میں میری جان ہے۔ کہ وہ بھیک اسی طرح  
سنتے ہیں جیسا تم سنتے ہو ”

اس روایت کو ہم کیونکر صحیح مان سکتے  
ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

کیا مُرُدَّے سُنْتَهُ، ہیں؟  
اعتراف - کہتے ہیں۔ تم روایت کرتے ہو  
کنوں کے پاس کھڑے ہوئے جس میں کفار  
کے مقتولین کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں تو انکے  
نام لے لے کر نیکارا

هَلْ وَجَدْ تَهْمَّا وَعَدَكُمْ | کیا تم نے اپنے رب کا  
تَهْمَّ بِكُمْ حَقًّا - فَقَدْ | وعدہ سچا پایا ہے یہ ہم نے

قرآن شریف میں آیا ہے :-  
 الَّتَّا رُبُّ يُعْرِضُ عَنْهُمْ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ  
 عَذَابٌ قَوْمٌ عَشَيْأً وَمَيْوَمٌ  
 تَقْوِيمُ السَّاعَةِ أَدْخُلُوا  
 آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ  
 سُختَ نَذَابٍ مِّنْ دَاخِلِ  
 الْعَدَابِ -  
 ہو جاؤ -

اس سے صاف معلوم ہوا کہ آل فرعون کو  
 قیامت سے پہلے بھی سزا دی جا رہی ہے۔ نیز  
 اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :-

اوْرَجَوْكَ خَدَائِکِ رَاهِ مِنْ  
 قُتْلُ ہوئے ہیں ان کو ہرگز  
 مُرْدَهِ مُتَکَبِّرٍ وَهُدُداً  
 کے پاس زندہ ہیں ہکھلائے  
 جاتے ہیں ان خدائے فضل  
 یہ خوش ہیں اور پمانہ گان  
 نو پیشارت دیتے ہیں کہ  
 ان کو نہ تو کوئی درہ ہے  
 اور نہ غم -

اس سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ ہیں کھاتے  
 پیتے ہیں۔ اور لوگوں کے دلوں پر روحانی اثرِ الٰہت  
 ہیں۔ خاص کر شہید اور بدر کو تو اللہ تعالیٰ نے اس  
 فضیلت سے اس طرح فواز ادا کیا۔ کہ عام لوگوں نے  
 اپنی آنکھوں سے ان کی حیات کا مشاہدہ کر کے  
 خدائے قدوس کی تقدیرت اور آنحضرت ﷺ کی  
 صداقت پر یقین کیا ہے۔ مورخین لکھتے ہیں  
 کہ جب امیر معاویہ رض کے زمانہ میں تہرانی زیاد  
 کھودی جا رہی تھی۔ تو اعلان کر دیا گیا۔ کہ جس کو

ما أَنْتَ بِمُسْتَحِقٍ مَّنْ فِي  
 الْقِبْوَسِ

نَيْزَ أَشَدَّ تَعَالَى كَارِثَادِهِ  
 إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمُؤْمِنَ  
 نَيْزَ تَهَارِي رَوَايَتُ مِنْ يَهْ رَوَايَتْ بِهِيَ آتِي  
 بِهِ - کہ آنحضرت ﷺ نے احزاب کے دن فرمایا :-

اللَّهُمَّ سَرَّابُ الْأَجْسَادِ | اے خدا سے بوسیدہ  
 الْبَالِمِيَّةُ وَالْأَرْقَلِحُ | حسموں اور فانی روپوں  
 الْفَنَّانِيَةُ | کے پروروگار !

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مردے  
 کی روح فنا ہو جاتی ہے۔ پھر وہ آواز کیونکر  
 سن سکتے ہیں -

نیز حضرت ابن عباس رض سے کسی نے پوچھا کہ  
 روح جسم سے جدا ہو کر کہاں چلی جاتی ہے اور جسم  
 بوسیدہ ہو کر کیا ہو جاتا ہے؟ تو انہوں نے  
 کہا جب چراغ بجھ جاتا ہے۔ تو اس کی آگ کہا  
 چلی جاتی ہے۔ اور جب آدمی انداھا ہو جاتا ہے تو  
 اس کی بینائی کہاں چلی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص  
 بیمار پڑ جاتا ہے تو اس کی فربہ کہاں چلی جاتی  
 ہے؟ پس جہاں تے پیزیں جاتی ہیں وہاں روح  
 بھی چلی جاتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے  
 کہ تمہاری "قلیب بدر" والی روایت صحیح نہیں  
 ہے۔

**جواب۔** اگر عقل اور نقل کے روستے یہ صحیح  
 ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو نیتیات  
 کے دن زندہ کر دے گا۔ حالانکہ ان کے جسم کی  
 ہڈیاں بھی باقی نہ رہی ہوں گی۔ تو اسی طرح یہ بھی  
 صحیح ہے۔ کہ عالم برذرخ میں بھی اس نے ان میں  
 احساس پیدا کیا ہے اور ان کو جزا اور ساری مل رہی ہے

جب آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ زندہ انسانوں کی طرح سنتے ہیں تو ہمارا اس پر ایمان ہے۔

اور اگر مان لیا جائے۔ کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے تو کیا آنحضرت ﷺ نے حضرت جعفر رضا کے متعلق نہیں فرمایا تھا۔ کہ وہ فرشتوں کی ساتھ جنت میں اُڑ رہے ہیں۔ اور کیا آپ نے ان کو ”ذوالجینا حین“ کا خطاب نہیں دیا تھا اور کیا بکیر و منکر، عذاب قیر، قتنہ میسح دجال وغیرہ کی سب روایتیں باوجود متواتر ہونے کے من گھرٹ ہیں؟

اگر کوئی شخص ان تمام روایتوں کو غلط کہہ سکتا ہے۔ تو پھر اس کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز بھی ثابت نہیں۔

ولیس يَصِحُّ فِي الْأَذْهَانِ شَيْءٌ

إِذَا احْتَاجَ النَّاهَارُ إِلَى دَلِيلٍ

مفترض نے جو آیتیں پیش کی ہیں۔ ان کا اس بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں مُردوں سے مراد جاہل ہیں۔ پوری آیت یوں ہے۔

وَمَا لِيَسْتَوْيَ الْأَعْمَىٰ  
إِنَّهَا أَوْ سُجْنًا كَبَرَ أَبَرٌ  
وَالْبَصِيرُ وَلَا الظَّلَمُ  
نَهْيَنَ ہیں۔ اور نہ تاریکی اور لوز۔ نہ ٹھنڈک اور گرمی نہ زندہ اور مُردوں برا بر ہیں۔ بے شک خدا جسے چاہے مُسنا دے۔ اور تم قبیل میں گڑتے ہو دوں کو نہیں مُسْمِعٌ مَنْ فِي  
الْقُبُوْرِ۔

اپنے رشتہ دار کی لاش نکالنی ہو۔ وہ آکر لے جائے تاکہ ان کی قبریں نہر میں محو نہ ہو جائیں۔ حضرت جابر رضی روایت کرتے ہیں۔ کہ جب ہم نے اپنے مُردوں کی قبریں کھود کر ان کو نکالا۔ تو وہ بالکل تر د تازہ اور مرے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ ایک شہید کے پاؤں پر ک DAL کی چوٹ آئی۔ تو اس سے خون نکل آیا۔ اس پر حضرت ابوسعید خدری رضی نے فرمایا کہ اب کوئی شخص اسلام کی سچائی سے انکار نہیں کر سکے گا۔

اسی طرح حضرت عائشہ زینت طلحہ رضی نے اپنے باب کو خواب میں دیکھا۔ تو اس نے کہا۔ بیٹی! عجھے وہاں کی رطوبت ستار ہی ہے۔ تم سیری لاش جگد سے منتقل کر اداو۔ جب ان کی قبر کھودی گئی۔ تو ان کی لاش بھی تروتازہ نکلی۔ اور عبد الرحمن بن سلامہ یعنی نے ان کو نکلا اور بصرہ پر نکھار دیا۔ اور وہاں دفن کئے گئے۔

یہ ایسے واقعات ہیں۔ جن کو نہ رہا لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور کوئی شخص ان کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتا۔

جب شہداء کو یہ رتبہ حاصل ہے۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ اور کھاتے پیتے اور خوشی مناتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کے دشمن احساس نہ رکھتے ہوں۔ اور دنیا اور آخرت کے اس درمیانی وقفہ میں عذاب برداشت نہ کر رہے ہوں۔ اور اگر تم نانتے ہو کہ ان کو عذاب دیا جاسکتا ہے۔ اور دیا جا رہا ہے۔ تو پھر اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ کہ وہ زندہ ہومیوں کی آواز سننے کی بھی صلاحیت رکھتے ہوں۔

کوئی مانے یا نہ مانے۔ مگر ہم تو کہتے ہیں۔ کہ

جب ایک برتن میں سے پانی آہستہ آہستہ سوکھ جائے۔ تو گوہمیں معلوم نہیں کہ وہ پانی کہاں گیا۔ مگر خدا کو اس کے ایک ایک جزو کا علم ہے جب ہم پھراغ بھجا دیتے ہیں تو ہمیں نہیں معلوم کہ اس کی آنکھ کدھر پہنچاتی ہے۔ مگر خدا کو اس کا استقری بہت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح روح بھی جب جسم سے الگ ہو جاتی ہے۔ تو گوہمیں اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا مگر آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق وہ بہتر پڑو کے پوٹوں یا علیین یا سجنیں یا ہوا میں موجود ہوتی ہیں۔ اور وہاں ان کو اپنے عقائد اور اعمال کی مناسبت سے جزا و سزا ملتی رہتی ہے۔ اس بارے میں قرآن و حدیث میں اتنے واضح ارشادات موجود ہیں۔ کہ ان کی سچائی میں کوئی مسلمان شکر نہیں کر سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

یہاں اندھے سے کافر سمجھا کے سے مومن۔ تاریکی سے کفر، نور سے ایمان، سائل سے جنت، گرمی سے آگ، زندوں سے عقلمند اور مردوں سے جاہل مراد ہیں۔ اور اسی لئے ان کے بعد فرمایا ہے۔ کہ خدا جس چاہتا ہے سُنا نہیں تیا ہے۔ اور تم قبر میں کرٹے ہو دوں یعنی جاہلوں کو سُنا نہیں سکتے۔ یہاں مردہ کو جاہل کے لئے بطور استعارہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس قسم کے استعارے قرآن مجید میں اکثر و بشیرہ آئتے ہیں۔ ان سے مخالفین کا مطلب کسی طرح بھی پورا نہیں ہو سکتا۔

احزاب کے دن وائی حدیث میں ارواح کو بے شک فانی کہا گیا ہے۔ لیکن وہاں فنا سے مراد یہ ہے۔ کہ صرف ہمارے نزدیک وہ چیز فنا ہو چکی ہے۔ ورنہ خدا کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ وہ چیز کہاں ہے۔ اور کس حالت میں ہے۔ جب بیماری کی وجہ سے کسی شخص کی چربی پکصل جاتی ہے۔ تو گوہمیں معلوم نہیں ہو جاتا کہ وہ پیش کہاں گئی۔ مگر کیا خدا کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا؟ اسی طرح

## بہار جو بن

چہرہ پر قدرتی سرخی لاتی ہے۔ خون کی خرابی اور گرمی کی شدت سے جب منہ پر جھایاں رہا سے اور بد نمادع نمودار ہو جاتے ہیں تو محبوب پیکر سورتیں بھی قیمع اور کمروہ ہو جاتی ہیں جس کا نام اور خوبصورتی صرف تناسب اعضاء پر ہی مخصوص نہیں بلکہ سرخی اور خون کی چمک اور درخشانی پر اس کا بہت کچھ وار و مدار ہے کشش اور جذب کا باعث یہی سرخی ہے "بہار جو بن" اس تقصیود کے میں کرنے کے واسطے اکیلی چیز ہے۔ اور ہندوستان بھر میں مشہور و معروف ہے۔ وہ شوقین جو اپنی خوبصورتی اور جمال کو رو بala کر کے دار بala اور جاؤ ب القلوب بننا چاہتے ہوں وہ اسے استعمال کر کے ہماری محنت کی داد دیں ایک دوائی تو چہرہ پر ملنے کی واسطے ہے اور ایک اندر کے استعمال کی واسطے خوش نگ خوش ناچ اور خوش بدار دوائی ہے جسکے استعمال کر خود جنم جی چاہتا ہو بہار جو بن (بیر فنی استعمال کیوں واسطے) یہ { میخراۓ دی پتی ایمڈ پتی ہبیرہ (بچجاپ) بہار جو بن (زکھلنے کی) }

# محرم الحرام اور شدعاں تزید

ذیل کا مقالہ بھارے کریم فرا سید تصدیق حسین صاحب جعفری بی اے کا تحریر کردہ ہے سید صاحب موصوف مذہب شیعہ کے سکریٹری مبلغ اور پروپرٹر داعی ہیں آپ پیشتر شیعہ ہیں۔ مدیر نہشں الاسلام اور جریدہ نہشں الاسلام کے خلاف آپ کی گرم اور دلآلی زار تحریر میں شید جواہر میں شائع ہوتی رہی ہیں آپ نے بعض شیعہ کھانے والے اشخاص کی رائج کردہ بدعات اور خرافات کو فور کرنے کے لئے اصلاح کی غرض سے یہ مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ جسے ہم شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔ اس مقالہ میں کسی خاص گروہ کی طرف روئے سخن نہیں ہے اور شید صاحبان کو بھی اس تحریر سے برادر دختہ نہ ہونا چاہئے کیونکہ اس کا محرر ایک مخلص اور پروپرٹر شیعہ ہے جس کا مقصد فقط اصلاح ہے اس سے کسی کی دلائل زاری مقصود نہیں چونکہ ماتم کی موجودہ طرز کا موجبہ یہ ہے (ملاحظہ ہو جلاء العيون وغیرہ) ہذا ان اشخاص سوچاں طرز پر عمل پیرا ہیں شیعان نیز یہ ہمایا ہیں ورنہ عام اہل شیعہ کو اس میں مخاطب نہیں بنایا گیا (مدیر)

شهرت والے صحائف میں شائع کراچکا ہوں۔ اور اب انقلاباتِ عالم کو دیکھ کر میں اس واقعہ کی ہند و تانی شدی یاد کار کے طریقہ پر کچھ لکھنا یا ہتا ہوں چونکہ شیعہ اخبارات و رسائل یہاں ان تابع حقیقتوں کو برداشت کرنا بھی مشکل ہے۔ اور صرف ایک بخارتی طریقہ سے شیعہ پریس کام کرتا ہے اس لئے مجھے ان حقائق کی اشاعت کے لئے سُنّتی حضرات کے پریس کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ دنیا میں بہت دیر تک مذہبی ۲۰۱۴ قائم نہ رہ سکے۔

حضراتِ الحرم کے ایام میں شیعہ حضرات کا طریقہ یاد کار صرف رسمی ہے جس میں روحا نیت سے ان لوگوں کو کوئی داسٹنے نہیں۔ یہ صرف مکر و فریب ہے اور حسین جیسی شخصیت کے ساتھ

گاہے گاہے بازخواں ایں قصہ سہ پارینہ را تازہ خواہی داشتن گرداغہلے سینہ را قبل اس کے کہ آپ کے سامنے اپنے ۲۰ سالہ تجربت و تماریز مذہبی کو پیش کروں یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کو ہر ایک پڑھنے لکھنے خواہ نہ بھائی تک پہنچانا ہر ایک مسلمان کا اخلاقی فرض ہے۔ سچائی کو دنیا میں بلا خوف پیش کرنا ایک مخلص ہوں کا اخلاقی فرض ہے۔ خواہ اس میں کتنی ہی قربانی کرنی پڑے اور یہی فلسفہ کر بلاء ہے۔

آپ لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ میں واقعاتِ محروم کو نہ صرف سُنّتی شید نکتہ نشاہ سے مطاعد کر جکا ہوں بلکہ غیر مسلموں کے فیصلے بھی میرے سامنے ہیں۔ اور خود محققان مضاف میں انگریزی اردو میں یعنی الاقوامی

واسطہ نہیں ہوتا۔ جب بعض حضرات خود ماہ محرم میں شراب کی حالت میں مخمور رہنا ضروری سمجھیں تو یہ منافقانہ منظاہرے کیا معنی رکھتے ہیں۔ غریب لوگ چندہ دین۔ غریب لوگ ماتم کریں۔ غریب لوگ زخمیوں سے زخمی ہوں۔ غریب لوگ اپنی حالت کو خراب کریں اور ان کی عورتیں اور بچے جلوسوں کی روشن بڑائیں اور یہ چودھوئیں صدی کے سید اور لیڈر ناز و نزاکت و مسکراہٹ سے شامل جلوس ہوں۔ کاش ان غرباء کو ہی خدا عقل دے جو صرف چند لقموں اور چند لکوں کی خاطر اپنی جہالت کا منظاہرہ کرتے شرم بھی محسوس نہیں کرتے۔ لیکن ہوش و حواس موجود ہوں تو یہ دیکھیں کہ دنیا کس طرح ان کا تناش دیکھ رہی ہے۔ قیامت تو یہ ہے کہ کسی شریف آدمی کی نصیحت پر بھی عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے لیڈر جاہل اور شہرت کے بھوکے۔ وہ کب ان بھاری کے شوؤں کو آزاد کر سکتے ہیں۔

ان کی شیعیت کی حقیقت یہ ہے کہ ایک پارٹی کا علم و ذوالجناح و تعزیز و سرے کے لئے واجب التعلیم نہیں ہیں بلکہ مذاق اڑانے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہی بات کافی ہے کہ اسی قسم کے شیعہ فی الحقیقت قاتلان حسین میں موجود تھے۔ یہ پارٹی طبازی میں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ہزاروں روپے سالانہ یہ قوم تعزیز مرثیہ خوانی پلاو فورمہ نذر و نیاز میں تو لگادے گی۔ لیکن سیدزادیوں کی عربت بچانے کے لئے میں سے مس نہیں ہوتی۔ اور غریب لوگوں کی اقتدار کی تعلیمی سیاسی معاشرتی حالت کو سدھارنے کا نام تک نہیں لے گی کیونکہ اللہ کا غصب ان پر

دوستی کے رنگ میں دشمنی۔ صرف اس لئے کہ ذاتی شہرت و نمود و پیر اپنی نہ کا سامان قائم رہے۔ یہ لوگ محرم میں جلوس و مجالس کا سلسلہ قائم کرتے ہیں۔ ان دونوں میں ان حضرات کو فلسفہ و غم سے صرف زبانی تعلق ہوتا ہے۔ ورنہ اندر وہ پرداہ وہ وہ اخلاقی جرام کئے جاتے ہیں جن کی مثال کسی غیر مذہبی اچھوت طبقہ میں بھی نہ ملے۔ ظاہری طور پر روتے پیٹتے چھتے چلاتے دیوانوں کی طرح نظر آئیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایام ان کے لئے عیسیٰ سے کم نہیں ہوتے۔ لیکن آپ لوگوں نے نہیں دیکھا کہ کس طرح مکارانہ طریقوں سے اپنی محبت حسین کا منظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ دل میں حسین کی عظمت قطعاً نہیں ہوتی۔ محل کے سوٹ اور جدید قسم کے فیشن بنائے جب ان کی بعض عورتیں ان کی مجالس و ماتم میں غائب کے لئے شامل ہوتی ہیں تو ان کی یہ زیارت میں کس کوشک ہو سکتا ہے۔ چند غرباً بجا نظر میں بھئی چرسی فقراء یا اچھوت لوگوں پر سیادت و امارت کا رب ڈال کر بچاروں کو خراب کرتے ہیں اور اپنی اپنی لیڈری کے بھوکے علحدہ علحدہ پارٹیاں بنائے شہر میں گشت لگاتے ہیں تاکہ غیر شیعہ پرانی کجھ نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح ان کی سیادت و لیڈری کا سکھ بجاري ہو جائے۔ میں نے پچھتم خود دیکھا ہے کہ عشرہ کے دن بعض امام باڑوں میں بھنگ چرس ان کی سرپرستی میں حلال کر دی جاتی ہے اور محبوط الحواس غسر باد سینہ پیٹتے ہوئے اپنی جہالت کا منظاہرہ کرتے ہیں۔ اور یہ حضرات جلوس کے آگے اکڑ اکڑ کر چلتے ہیں اور افسروں کے ساتھ مل کر اپنی لیڈری پر ناز کرتے ہیں حالانکہ ان کو حسینیت سے دُور کا بھی

محفوظ کر دیا اور حقیقی بھائی اور بہن کے اختلاط کو بھی خلوت میں منع کیا تو سمجھا نہیں آتا کہ مذہب کی آڑ میں یہ کیا منظاہرہ ہے عزت کیا جاتا ہے۔ کہ غریب جاہل طبقہ کی عورتیں نکلے سر بال کھلے ہنود کفار کے ساتھ نہیں چھاتیوں پر ماتم کرتی جلوسوں کے ساتھ پھرتی ہیں۔ ان بے غیرت جھوٹوں الحواس لوگوں کو ہزار دفعہ شرم دلائیئے لیکن نہیں سمجھتے اور یہ میدی سنت کو پورا کرنے پر ہر سال کمر بستہ رہتے ہیں۔ شرفا کی عورتوں کو گھروں میں دیکھ کر بھی ان کمینہ لوگوں کو غیرت نہیں آتی۔ کیونکہ خود ساختہ سید اور ان کے لیڈر اس معاملہ میں ان کی عورتوں کی عزت کو اپنی شہرت و نمونہ پر قربان کرنا فرض سمجھتے ہیں وہ تو بھنگ چرس شراب میں بیہوش اور انکے لیڈر مذہبی ۲۰۰۰م۔ لطف توبت آئے کہ ان کی اپنی عورتیں اسی رنگ میں جلوسوں کے ساتھ مذہبی قربانی کریں۔ شاید غریب جاہل کی کوئی عزت وغیرت نہیں ہوتی۔ اور جہالت کی یہ کافی سزا ہے۔ جو قدرت ان لوگوں کو دیتی ہے۔

جس شہر و گاؤں میں دیکھو ان دونوں اچھا خاصہ تماشہ نظر آئے گا اور ہرگز ہرگز آپ لوگ اندازہ نہیں لگاسکتے۔ کہ یہ کس منظوم کی یاد گار ہے۔ اب ذرا ان کے مرثیہ خوانوں (ذاکرین) کا حال سنئے۔

دنیا میں ہر قوم کے شتری لکھا پڑے با اخلاق ہنا ضروری ہے لیکن ان کے ذاکرین بدترین انسان میں جن کو شریف آدمی منہ لکھنا بھی ہتھ سمجھیں جس طرح شادیوں پر زندگیاں اجرت کے لئے چکے دیتی ہیں اور با قاعدہ ولاؤں کے ذریعہ معقول رقم

نانوں ہو چکا ہے۔ اور ان کا سرما یہ کسی کا زخمیں ہرگز خرچ نہیں ہو سکتا۔ قیامت! ان کی نیاز میں بھی محض تماشہ ہیں اور غریب بھنگی چرسی اچھوت لوگوں کو قابو میں رکھنے کا آکار۔ ہرگز ہرگز یہ مالی قربانی حسین کے نام پر نہیں کی جاتی بلکہ اپنے اپنے تعلقات دنیاوی کو بھی ان دونوں اس طریقہ سے مضبوط کیا جاتا ہے۔ ان کی مسجدیں برپا ہد۔ ان کی عید گاہیں ندارد۔ ان کے مذہبی ادارے قابل رحم لیکن ان کا روپ یہ صرف نمائش کے لئے وقف ہے۔ کہ فلاں مکان پر محلیں ہو یا فلاں گھر سے جلوس نکلے۔ شہر کے بھوکے اور مذہب کے دشمن اور حسین کی عزت کو دنیا میں برپا کرنے والے مغضوب علیہم ہیں تو صرف اس قسم کے شیعیا، یہ زید جو فرقہ دارانہ فسادات کے بھی مجرم ہیں۔ اور ایک قابل عہر واقعہ کو تماشہ بنادیا ہے۔ انہوں نے ایسا لیہ راجعون۔ اندھیری راتوں میں مجالس کو قائم کرنا۔ عورتوں کو آزادی دیدیا۔ خصوصاً عاشورہ کی رات کو مردوں و عورت کا اختلاط یہ وہ امور ہیں۔ جن کو کوئی شیطانی طبقہ بھی ہرداشت نہ کر سکے۔ خدا کے واسطے سُنی حضرات اپنی عورتوں کو اپنے اپنے گھروں میلاند رکھیں۔ اور زیندگی اور طبقہ کو اپنی کریں کہ شترے بے ہمار کی طرح اپنی عورتوں کو شب عاشورہ شہروں میں نہ بھیجیں اور ناموسیں اسلام کا خیال کیجیے۔ ۹۰ فیصدی یہ عورتیں روحانی فیوض کے لئے گھروں سے نہیں نکلتیں بلکہ مسلمانوں کی عزت وغیرت کو برس رہا ہے بارہ بارہ کرنسی کا سامان جمع کرتی ہیں۔ اسلام ہی وہ واحد پاک مذہب تھا جس نے عورت کی عصمت و عزت کو پرداختے

منہ کو یہ خون حسین الیساگ چکا ہے۔ کہ اب تو بھول کر بھی خون حسین پینے سے یہ شیطانی طبقہ محرم میں باز نہیں آ سکتا کہ شیعہ حضرات پر ہی رحم کر دے جب وہ خود جاہل رسموں کے پابند ہیں۔ ایک ایک ذاکر ہندو ہماجن سے کم نہیں ہوتا۔ ان کے گھروں کو جاکر دیکھو اور وہاں جا کر ان کے سابقہ حالات معلوم کرو تو آپ کو معلوم ہو گوئے نان شب کے محتاج اور رذیل ترین طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن خون حسین کی تجارت نے ان کو خوش پوش کیا بتایا کہ اب باقاعدہ سینکڑوں روپے صرف دس دنوں کے طلب کے جاتے ہیں۔ پونکہ عورتوں کو سوائے روپے پینے یا اس بہانہ سے اپنے گھر کے مرے ہوئے لوگوں کو رونے کا بہانہ مل جانے کے اور کوئی معقول کام ہی نہیں اس لئے محرم میں ان ذاکروں کی چاندی رہتی ہے۔ عورتوں کا پیر یا عورتوں کا ذاکر کبھی بھوکا نہیں مسکتا۔ پڑھا لکھا شیعہ طبقہ تو صبح دشام ایسے ذاکرین پر لعنت بھیجتا ہے لیکن ۵

صد اٹوٹی کی ہستا کون ہے نقار خانہ میں پس ان حالات ناگفته بہ کی موجودگی میں ہر در دل رکھنے والے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ ان اچھوتوں کو اس توہین اہل بیت سے باز رکھنے کی کوشش کرے اور جہاں تک ہو سکے ان کی ہمت افزائی نہ کرے۔ بروز قیامت یقیناً ہیں ان حضرات پر راضی ہوں گے جو ان شیعیان یزید کو رسماں تھا جائز سے بچالیں اور جس طرح اچھوتوں ملکانوں میں شدھی کے لئے کوشش ہو رہی ہے اسی طرح ہندستان بھر میں باقاعدہ جہاد کیا جاوے۔ کہ یہ بھنگی چرسی قسم کا طبقہ اسلام کی

کافیصلہ کرتی ہیں۔ اسی طرح یہ مذہبی چورٹھگ صرف ادنوں کے لئے معقول معاوضے طلب کر کے فیصلے کر کے بھر بھی جہاں ایک دور پیہ زیادہ کی امید ہو چلے جائیں گے۔ اور ان کا کام روپیہ پوزنا ہے اور پس۔

محرم میں بیچر پاؤ جلوہ پادام عطر بیات دچائے کے ان کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ گھر میں دو وقت روٹی بھی میسر نہ ہو۔ ان شیطانوں کی یہ تو عید ہوتی ہے اور بقول جوش میاع آبادی یہ فی الواقعہ تا جران خون حسین ہیں۔ جن کی بد اعمالیاں بعدہ یاں شیطان سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ دو جماعت فیل ملتان کے بھروسے الف لیلہ کا مرثیہ بیاض بغل میں دبائے چند ہٹپے کے بدمعاشوں کو ساختہ لے کر تمام سال گدھوں کی طرح مردار کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں اور ماہ محرم میں تو ان کا پیو پارخوب رونق پر ہوتا ہے۔ بحاس میں ہر قسم کا جھوٹ فریب اور توہین الہبیت و شریف زادیوں کے نام لے کر خود ساختہ روایات و احادیث سے الہ پہنان ان کا ذلیل پیش ہے۔ کہیں اغوا کرتے پھرتے ہیں۔

تو کہیں عیش و عشرت کر کے روپیہ مکار جو اکھینا یاتماشہ دیکھنا۔ آج کل ہر بیے کار انسان جو چند خود ساختہ روایتوں بھجو بیان کرنے میں کافی ہمارت رکھے ان شیعیان یزید کا ذاکر بن سکتا ہے۔ صرف دوم مراثی کی طرح سوز و گداز بھی جانے تو پھر کیا کہنا۔ چونکہ بعض انسلاع پنجاب میں فارغ الیال شیعہ رو ساد کو گانے بجائے کاہت شوق ہے اور شکار پر ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہیں تا بیان کے لئے ان آوارہ روزگار مذہبی ڈاکوؤں کے لئے چند صد روپے برپا کر دینا کوئی بڑی بات نہیں لیکن انکے

اور قوم نے توحیفِ شکایت منہ سے نکالتا یا تائیں یہی رنگ میں ہی کچھ کہہ دینا موت کے منہ میں جانے سے کم نہ سمجھا اور ان کی سالانہ نمائشِ محرم و فلسفہ کر بلکہ پر عمل کی تصویر دنیا نے دیکھ لی۔ اس کے بعد بھی اگر یہ حضرات اسی طرح اس جاہلہ نے مظاہر و پیزدی کی حرکات سے باز نہیں آتے تو سمجھ لیجئے کہ یہ توان کی ایک عادت بن چکی ہے۔ جیسے انہوں نے اپنے ان مشکل سے نزک کر سکتا ہے اسی طرح یہ واویلان گماشی گریہ وزاری و مجلس کا سلسہ بھی ایک رسمی عادت ہے جو صرف فضل ایزدی سے ہی چھوٹ سکلتا ہے۔ جب اس کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ بھی کر دیا جاوے۔ میں تو علاویہ کہتے دیتا ہوں کہ سیاستِ ہند و عالم کو بغور دیکھ کر یہ ناطق فضیلہ ہے کہ اس نشرۃ کا اس یادگارِ محرم کو اس طریقہ سے منانا خود گذشتی سے کم نہیں اور ایک نہ ایک دن ان کی اقتضادی، روحانی، سیاسی موت کے مرثیے اور امام عالم بیان کریں گی۔ لپس کم از کم غیر شیعہ حضرات تو ان کی جہالت میں ساقہ نہ دیں اور ان کو ہر چکن طریقہ سے شرم دہ کرنے کی کوشش جباری رکھیں ایک بات اور قابل غور ہے۔ کہ یہ شہروں میں تعزیہ کا جلوس جو کھلاتے ہیں میں تو اس میں بھی ان کی تجارت ہوتی ہے۔ میں ذاتی طور پر کئی تعزیہ داروں کو جانتا ہوں جو سال بھر اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب محرم کے ایام آئیں اور یہ اپنے قرضہ بات و فضولیات کو اس طریقہ سے بورا کریں۔ یہ تعزیہ نہیں بلکہ ان حضرات کی زنبیل گدائلگری سمجھتے۔ یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر گلی کوچہ میں پھر آ کر روپیہ جمع کریں اور بعد محرم

آڑ میں حسین کے ساقہ نہ ات کرنے کی جرأت نہ کر سکے اور جو خود ساختہ سیدان کی سر پرستی کریں۔ اور بے چیائی کے طریقوں سے باز نہ آئیں کہ خود کو مسلمان کہلانے والے اپنی عورتوں کو نہنگے سر اور بے پر دھچاتیوں کو کفار کے سامنے پیش کریں ایسے سیدوں کو بھی اسی طبقہ میں شامل کر کے ان کی کسی قسم کی عزت نہیں ہوئی چاہئے اور انکو بھی دنیا میں ہر چکن طریقہ سے غیرت والا کر عزت و شرافت کی زندگی بسر کرنے کا سبق دنیا چاہئے۔ انشاء اللہ کسی وقت چودھوں صدی کے سادات کا نقشہ بھی پیش کر دیں گا۔ کہ دنیا دیکھ لے کہ کسی قوم کے نواں کے حقیقی اسباب کیا ہوتے ہیں اور کس طرح قابل عزت لوگ انہی بداعما بیوں سے قوم کی قوم کو لے ڈوپتے ہیں ہ

بررسوالی بلاح باشد و بس  
ایک نکتہ بیان کرتا ہوں کہ میں الاقوامی سیاست میں ایران اور ترکی کامواز نہ کیجئے اور دیکھئے کہ جس ایران کو کتنے سال ملت گریہ کن کہلانے کا خطر تھا وہ رضا شاه پہلوی کی کوششوں کے باوجود بھی نہ سن بھل سکا اور صرف ایک امتحان میں ہی حقیقت معلوم ہو گئی۔ لیکن ترکی کی وہ مضبوط پرستی ہے کہ اس وقت تک اس خوفناک جنگ میں محوری و اتحادی طاقتیں اس کی دوستی کے لئے تک دو کر رہی ہیں اور کس کی جو ات ہے کہ ترکوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی دیکھے۔ اور تحریکیں خلافت میں بھی ہندوستان کے تنسی بھائیوں نے ترکوں کی عزت و سیاسی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا اور علی برادران کے نام اب تک یاد ہیں لیکن ایران کے معاملہ میں شیعہ پریس اور شیعہ علماء

ربيع الاول ١٤٣٦ھ ایڈٹ سان ویز

ہیں۔ یہ لوگ حسینؑ کی ذات سے اب تک محبت کے رنگ میں دشمنی کر رہے ہیں اور محرم کو بھی اچھی خاصی تجارت بنادیا ہے۔ اور تو اور علم کے کپڑے بھی اپنے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ اور اپنے لحاف میں ان ٹکڑوں کے پیوند لگا کر بھی خوف خدا نہیں کرتے۔ اور بچارے شرافت کی گلزاریاں اچھائے میں اس فتدر سخت ہیں۔ کہ محرم کو بھی لاٹنس کی قیود میں جکڑا دیا ہے تو

بعض پر معاشر توجوہ اشراط، یعنی چرس کے اخراجات بھی اسی آمدی سے پورا کرتے ہیں۔ شرم! دورو بیسے کے کامنڈ پلیٹ کر بیس روپیہ گداگری کے جمع کرنا۔ ان کا محبوب ترین پیشہ ہے۔ اور ماتم کرنے آور پر دیکھتے رہتے ہیں۔ لہ کس مکان یا جگہ سے ان کے لئے کوئی سہنودیا مسلمان عورت کوئی پسیہ روپیہ آن کی کاغذی زنبیل میں ڈالتی ہے اور اسی لئے آگے سچھے کے نمبرداروں کو قائم رکھنے پر جان تک لڑا دیتے ہیں۔ اور یہ شیطان یزیدی شرقاً طبقہ کے لئے ایک مصیبت کا سامان بنے ہوئے

# مشرقی سے ایک اہم سوال

## خاکسازیا

(از جناب مولانا محمد عالم صاحب آسی امرتسری)

یہی اقتضایہ اور دیا چہ (تذکرہ کے پہلے وجزو) کامطالہ لفظ بلطف کیا جن سے مجھے وہ معلومات ہیں پہنچے جو میں نے چند شماریں بدیناظریں کئے ہیں۔ مشرقی شریعت کا خلاصہ یہ ہے کہ دس اصول ہی قرآن مجید کا اصل موضوع اصل پیغام (پیغ) اور اصل احکام خداوندی کا منتها نظر ہیں جو ہر ایک مذہب میں مشترک طور پر موجود تھے اور جن کو بعد میں منسخ کر دیا گیا اور عبادت آئی کی جائے انسان پرستی شروع ہوئی جو اب تک موجود ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے میرا شرح صدر کر کے مجھے بتا دیا کہ اصل اسلام ارکان دین یعنی اصول شش ہیں جو ان پر عمل پیرا ہیں وہ دین و دنیا میں سر بیز و شاداب ہیں۔ اور جنہوں نے ان کو پھوڑ کر ارکان خمسہ اسلام کو جواہل میں ایک رہبائیت ہیں اور کسی وقت اصول عشرہ کے حصول کا جہترين وسائل تھے۔ اہل اسلام سچاہدہ کا فروشنہ کاربی ایمان ہیں۔ کیونکہ اصول عشرہ اعمال ہیں اور عبادت بھی اعمال صالح کا نام ہے اور ارکان خمسہ صرف لفظ و قول اور یا غیر مقصوداً فعال ہیں جن کا عبادت سے کوئی تعلق نہیں۔ اب سوال پڑھتے ہے کہ جب شریعت مشرقی پر زوال آچکا ہے اور وہ عمل اسلام جو اصول عشرہ کا لب لبا تھا

حکومت کے ایک ہی حملہ سے کافور ہو گیا ہے اور مشرقی کے پاس اور اس کی امت کے پاس اب سوائے قول و اعتماد کے کچھ نہیں رہا تو آیا اس صورت میں وہ اہل اسلام ہیں یا کافر۔ اگراب بھی وہ مسلمان ہیں تو امت محمدیہ کو کیوں کافر کہا جاتا تھا کہ مسلمانوں کے پاس صرف قولی اسلام ہے عملی اسلام نہیں۔ (آسمی عقی عمنہ)

وہ ترک وطن وہ تحصیل علم کی تلقین کے جس سے قوم کو ہوا پہنچ خیر کی آمید کہاں وہ شور چپ و راست اجتماعوں میں کہاں تری وہ صفوں جیوش کی تسدید کہاں وہ تنیغ بیسر کفت ترا شکر کہاں وہ بوٹ کی رنج رنج۔ سلیمان کی کشید کیا ہوئی وہ نمائش وہ جنگ کے کرتب کہاں گئے ترے وہ خاک رشم رویزید اصول تیرا کہ امیاں سے صرف سعی و عمل نہ قول ہے کہ وہ ہے شرگ و کفر و مکرم پید وہ عسکریت و جنت دیت اور سیاہ گری کہ جس کی قوم کو تلقین کر کے کی تقیید کہاں یہ کہنا کہ اسلام ہے و راثت ارض تغلب اور سمجھ سے ملک کی تحدید کہاں وہ طعن کہ ہے قوم عاجز و کافر وہ سلف خلف کی تجھیل و نار و آنقیید نہایا بنائے حکومت ترے تھیں میں کر دس اصول تھے جس کے اساس گی تخلیق پڑھایا قوم کو تو نے سبق تحلیق کا ترے مراق کا تھا ایک یہ خیال جدید

کہ اس سے مراد سیاحت اور تاریخ چڑھائیہ اور طبعیا ہیں میں اس کی یہ تعلیم کہ اسلام عسکری زندگی کا نام ہے۔ قیہ وہ خود اپنی بادشاہیت کا خواہاں ہے۔

## مشرقی کی لپنے اسلام سے محرومی

کہاں گئی تری اے مشرقی نئی توحید وہ غیرت اور نیابت رسول کی تمہید کہاں وہ صبر لے و توکل وہ زور و استقلال جہاد و بحرث و طاعت امیر کی تقلید جہاد مال سے پُر کرنا اپنا بیت المال کیا ہوا وہ تغلب، تمسک، استخلاف دہ مال قوم کا لیٹنا نہ دینا اس کی رسید کہاں گئے ترے سالار اذان کی جنبدیت وہ بھٹاخوں سے میسا شاق اور وہ تہذیب وہ بزر باغ دکھانا کہ ملک ہے اپنا کرو قلط اپنا کہے فتنہ آن مجید وہ نظم و نسق وہ تنظیم و وحدت الاقوام وہ اتحاد وہ امت کی وحدت و تسہیل وہ کام کرنے کی اجزہ خدا کے فرمہ پر کہ آخرت پہ ہے ایمان لانے کی تاکید

لہ سب کو ملا کر اصول عشرہ پر عمل پیرا ہونا۔ لہ خونا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھلانے کا خواہاں ہے تھے بہ سارے اس کی شریعت کے اجزا ہیں لہ مال امیر کے قدوس پر رکھ دو شہ یہ اس کا حج ہے تھے اپنا خرچ کر کے خاک رہنے رہو۔

## مشرقی شریعت کا نتیجہ

کہا ہے تو نے کہ اسلام تیس برس رہا ہوا ہے بعد میں رخصت رہی نہ وید و شنید حدیث و فقہ تفاسیر شرع و دین بنے ہوئی قرآن میں تحریف معنوی بھی پیدا تو شرک و کفر و عقائد کی پھر ہوئی تھبہ وار انہی سے دین کی پدعت نہ ہوئی تجدید بھلاکے درس لیئی چلاسے طن و قیاس یہ صرف و خود بلا غلت قراءت و تجوید بگھاڑے اس کے مطالب بنائی اپنی لفاظ کیا یہ خسر کہے قول شاعر صندیدہ بنائے و رد و نظائف وہ وجد و ذکر و شغل فہ زبان کا مشغله تکار کائے تجدید وہ رشیش و قطع بروت اور راتھیں شیع عمادہ سرپا قبا زیب تن طویل و مدیہ طوات کعبہ وہ تقبیل حجر اسود کی وہ اختلاف و ضحاکا کا ذبح و قطع و برید پڑے حجاب ہجالت عروس معنے پڑے رہی وہ قابل بے جاں کہ روح ہوئی ناپید

اسی جنون میں ٹکر ہوئی حکومت سے کہ چقلش پیری اس سے ہوئی ب نوع شدید تجھے نصیب ہوئی اس وقت سے قید فرنگ خدائے قدر نے بھیجا ترسے سلیئے ہے وعید ترسے مرید تھے اک اک چھے حکومت نے ہوئے وہ زیر حرast جو تھے قریب و بعدی تھی گھر سے دور پڑی جبیل کیفس کردار معافی لے کے نکل آئے دونوں پسیر و مرید عمل کو نیچ کے لی تو نے مول آزادی جو خاکساروں نے تقليید کر کے لی تھی خسید تجھے تو ناز عمل پر تھا اب عمل نہ رہا تو خود ہی آپ بنا اپنا مور د تقدیم ترے عمل سے ہویدا ہے تیری بد عملی ترے ہی فعل سے تیرے اصول کی تردید

## مشرقی سے ایک اہم سوال اور اسکا صحیح جواب

اور اس کے عقائد

بتاؤ اب ترا اسلام قول ہے کہ عمل کہ ہر د مسلم و کافر سے ہے تجھے تجدید بتاؤں میں کہ تو مسلم نہ ہے کافر گر بنا ہے خود ہی تو نائب رسول رب حمید

و چھوڑ کر عملی اسلام اختیار کیا اور اب وہ بھی نہ تھا تو بتایا جائے کہ اب وہ ڈبل کافر کیوں نہیں ہوا؟ ہے خلافت راشدہ تک عملی اسلام رہا بعد میں قولی ہوتا گیا یہاں تک کہ جو تھی صدی تک سارا قولی ہو گیا تھے مسلمانوں نے قرآن کے لفظ تو نہیں بدلے گمراحتی تھے آن بنیام پرسی تبدیلی کی کسر نہیں چھوڑی یہ خود ہی اس الزام کا ترکیب ہے، بنیام بچھے قرآن فصاحت و بلا غلت کی رو سے لا جواب نہیں بلکہ حجت وہ بایت او حکمت کی رو سے لاثانی ہے یہ اس کی ہجالت ہے، بنیام کیونکہ تورات بھی رحمت وہ بایت تھی اور اجنبی بھی شے یہ قولی ہوتا اسلام کی تکمیل پیش کی ہے۔ وہ مسلمانوں کی ریا کاری بتائی ہے۔

لہ لا ہو میں خاکساروں کا حکومت سے مقابلہ ہوا تھا ہے حکومت نے اس شرعاً پر جبیل سے نکال کر مدد اس میں لظر بند کیا کہ اینی تحریک بند کر دے ہے اس کا دعوی ہے کہ اسلام صرف عمل ہے قول نہیں مگر اب اسکا اسلام بھی قول ہی وہ گیا ہے لہ یہی اہم سوال ہے کہ جب قدیم اسلام کو چ

یہی عبادت ہیں اتقاء راہ ہدلے  
یہی فلاح و اطاعت یہی ہیں کار سعید  
**عبادات اسلامیہ مشرقی کی نظر میں**  
نماز باعث رنجیدگی خدا کی ہے!  
کہ پائیغ وقت کریں جا سلام ناتر سعید  
یہ کام ان کا ہے جو کاچور ہیں اور باش  
شرید دعاً بد شیطان طے دیدا اور شرید  
کریں وہ کام تو شیطان کے ہر وقتِ دنراٹ  
خدا سے مانگیں اجسر جا کے بے حیا بے دیں  
یہ روزہ ترک تھا لذات نفس کا عنوان  
جو وہ نہیں ہے تو ہے بھوک کی لگام کبید  
ذکوٰۃ میں ہے نہ حوالان حول شرط و جوب  
نہ ہے نصاب مقرر نہ مال کی تابید  
نہ مصرف اس کا ہیں یہ کاچور پدردار  
کہ جن کا شغل ہے ذکر آتا کی تغیرید  
وہ یہے ایمان ہیں رہبانیت ہے دین انکا  
ہلاک قوم کے ہیں وہ سلاح تیز و حدید  
یہ مال خستہ کرو جب بھی ہو ضرورت پیش  
کہ ہوا ہم ضرورت عدو کی قطع و ریڈ  
یہ حج ہے وہم پرستی کہے اضاعت مال  
کہ ہے حرارت لذات نفس کی تبرید

لئے اس بد دین نے نازیوں کو خوب گالیاں دی ہیں اخذه اللہ  
لئے اسلام کی موجودہ عبادت کو رہبانیت اور بیعت جانتا ہے  
گھوکیوں نے خود گھڑی ہے لہ گراب تو تحریک خاکساریت  
موجب ہلاکت ثابت ہو رہی ہے۔  
لئے یعنی اہل کہنے اپنے کھانے پینے کا ڈھنگ بنایا ہوا  
ہے۔ لعنة اللہ علی الکاذبین۔

وہ نفس الامر حقیقت بحروف قرآن تھی  
ربہی نہ پاس رہی صرف غیرہ کی تعبید  
کرانی اپنی عبادت چلانے حکم اپنے  
بنے شیاطنہ مردود اور لعین و مردید  
خدا پرست نہیں بلکہ ہیں امام پرست  
حدیث کی وہ پرستش کہ خود سناید دید  
نبی کے حکم تھے وقتو گئے وہ اسکے ساتھ  
ملے امام کی طاعت میں خبر واجر مزید  
امیرِ قوم کا کہنا خدا کا کہنا ہے  
اطاعت اس کی اطاعت خدا رے عبید  
نہیں ہے مہدی وقت اور نہ ہے مسیح کوئی  
بتائیں ایسے مسائلِ جو قوم کے ہیں عنید  
کہ قوم کے ہوں قوے سُست اور ہوں بکار  
بنے آرام طلب پھر کرے نہ سعی عتید  
امیرِ قوم ہی مہدی وقت بے وہ مسیح  
بنے جو دشمن اسلام کا بمیع و مبیید  
اصول عشرہ کی تعمیل اصل ہے توحید  
کرے گریز جوان سے وہ ہے غبی و پلید

لئے ائمہ اسلام کی پیروی۔ لئے حدیث کو مانتا اس کے  
نزدیک رسول پرستی ہے۔ تعجب ہے کہ مشرقی کی تقدیم  
مشرقی پرستی نہیں۔ لئے کیونکہ اطاعت رسول اطاعت  
خدا ہے اور امیرِ زاد رسول ہے تعجب ہے کہ پھر رسول کا  
کلام قابل عمل نہیں اور نامہ کا کلام واجب التعمیل ہے لعنة اللہ  
لئے نلہور ہدی کی روایت کسی دشمن نے گھڑی ہے تاکہ  
مسلمان اس کی انتظار میں حکومت قائم نہ کریں۔ لئے یعنی  
اگر وہ روایت صحیح ہے۔ تو مہدی سے مراد امیرِ قوم ہے  
لئے یعنی وحدت عمل پیدا ہو جائے تو باقی اصول کی تعلیم  
خود بخود ہوتی جلی جائے گی ہاں چھپس گئے تو پھر کتنا کہیا؟

وہی ہیں مالک جنات اور وارث ارض  
وہی خلیفہ خدا ہیں خدا کے ہیں عربیہ  
وہی ہیں مالک جنت جو خلد کا ہے مقام  
انہی کا حصہ ہے غلمان وحور عین او رغید  
انہی کو سجدہ ہیں کرتے ملائکہ هر دم  
انہی کے یوم سعادت ہمیشہ یوم العید  
انہی پر رحمت و فضل و کرم کی بارش ہے  
وہی ہیں ناز شش خلاق مبدئے و معید

## لہٰ دس اور مکالمہ آہی کا دعا

تھا پہلے ہیں بھی نہیں جانتا کہ دین کیلئے  
قرآن کیا ہے کہ ایمان کی ہے کیوں تو مید  
مگر خدا نے دیا لوز شرح صدر کے بعد  
مری زبان حپلائی کہ ہے وہ سیف حدیہ  
بتایا مجھ کو کہ مشرق ہلاک ہونے کو ہے  
کہ ان سے ذہن سے غائب ہیں یا صول عدید  
اگر اصول کو پکڑ لیں خبات ان کی ہو  
وگرنہ کفر نے کی حالت میں ہے عذاشیہ  
اگرفت راس نہیں آتا تو تذکرہ ہی پڑیں

۶۔ اگر وہ ان صفات سے متصف نہ تھے۔ تو  
کیوں ان پر خدا کی رحمت نازل ہے اور وہ کیوں منعم  
علیہ بن رہتے ہیں اور مسلمان کیوں معذوب علیہ بن رہتے  
ہیں مگر اس کا جواب خود انقلاب دے رہا ہے۔ لئے اسکے  
صفات لفظ ہیں یا رب اخترنی انہم ہاکوں فی صبح خاستہ  
او قریب منه او راس کو بارہا دھرا یا ہے مگر آخر خاک رہی  
اس کا مصداق ثابت ہوتے۔

۷۔ اب یہ پیش گوئی اُکٹی پڑ گئی ہے۔  
۸۔ گویا تذکرہ ایک الہامی کتاب ہے جو مشرقی  
پر نازل ہوئی۔

تعدد اور بہتے یکتا نے سے الگ توحید  
کہ اصل میں ہے وہ اصنام قلب کی تطریہ  
کہ جس میں حاکم و آقا ہو ایک وحدت حکم  
محبت ایک سے ہو اور اطاعت اسکی وجہ

## تکفیر اہل اسلام

مگر یہ قوم ہے حب رسول سے مشرک  
بنائے اس کو بھی حاکم خدا کا نہ ندید  
علاوه اس کے کہ ہے وہ قول بشریہ  
کہ جس میں مکروہ یا ہے ہے دین کی تزیید  
یہ مشرک ہے کہ بنوت محمدی امت  
نبی تو تھا فقط ایک قاصد خدا کا بردی  
غرض کوئی نہیں مسلم جو شرق میں ڈھونڈیں  
یہ سب ہیں نار کا ایندھن جو ہیں سیاہ و سپیہ

## یورپ میں اسلام اور اسکی مدحت سرائی

خداء کے فضل سے یورپ تمام ہے مسلم  
سعید و صالح و عامل قرآن ہے جاودہ  
اگرچہ لفظ ہیں فتران کے تمہارے پاس کئی  
مگر ہے روح فتر آل کی وہاں پر قصر نہیں  
وہی ہیں اہل تلقا اور اہل ایصال ہیں  
وہی ہیں عابد و صالح وہی شجیع و حلیم

۹۔ توحید وحدت عمل کا نام ہے وحدت آہی کا نام نہیں  
ورہ نصارے اب کیوں مالا مال ہیں لئے حیرت ہے۔ کہ  
رسول خدا کو شریف فی الحکم سمجھا جاتا ہے اور مشرقی نہیں۔  
صلیعفت و پھکار چنیں ذہن رسارا۔ لئے تحقیقات سلف کو  
قبول کرنا کفر ہے مگر مشرقی تحقیق اسلام خوب اور بہت ہی خوب  
لئے قرآن کی روح آج یورپ میں ہے یوں کیوں نہ کہدیا کہ اچھو میں

خلاصہ یہ ہے کہ کافر بنا تو چھوڑ کے دیں  
کہ جس پر آج ہیں قائم یہ سب شقی وعید  
چلایا دین نیا وہ بھی حیل دیا تجوہ سے  
دوبارہ بن گیا کافر دگرچہ باید دیں

ہے وہ کنوز حقائق کے کھولنے کی کلمیہ  
قدا کی طرف سے ہے آخری بلاغ مبین  
تو اس کے بعد کسی غدر کی نہ ہو گی شنید

### مشرقي سے آخری خطاب

لہ اقتاحیہ کے اول و آخر میں یہی بتایا ہے کہ یہ تذکرہ آخری تبلیغ ہے اس کے بعد ہلاکت ہے چونہیں مددی سے  
خدا ناراض ہے اور مسلمانوں کو اس نے مہلت دے رکھی ہے کہ اب بھی سنبھل جائیں۔ لگر وہ نہ سمجھ آخوندی  
کا شرح صدر کر کے یہ آخری تبلیغ نازل ہوئی۔ کہ اگر اب بھی نہ سمجھیں تو ہماری طرف سے انتام جلت ہو چکا ہے۔  
قادیانی میسح کی اندازی پیش گیا یا بھی اسی طرح ڈبل پیارا اُجی جاتی تھیں اس کامران بھی اس مراثی سے چکم نہیں ہو

## محلس مرکزیہ بـ الـ زـصـا بـھـیر کے مـارـبـوـں عـظـمـمـ الشـانـ مـیـاـنـ کـیـ روـدـاد

جن سے ہزاروں گم گشتگان کوئے صلالت اور لاکھوں  
گم کر گان راہ ہبایت پر صراط مستقیم کی شاہراہ فاہر  
ہو جاتی ہے۔ خداوند تعالیٰ لیے ارباب بصیرت کو  
تاویز سلامت رکھے۔ اور خدمت دین ممین کی توفی  
اور زیادہ عطا فرمائے۔

اس دفعہ کا سالانہ جلسہ بھی حسب معمول سابق  
ایک نالی شان و انوکھی آن کا حامل تھا ۲۰ مارچ  
جمع کے دن ۱۱ بیجے علمائے کرام کے استقبال کے  
لئے اسٹیشن پر ہزاروں کی تعداد میں مسلمان موجود  
تھے۔ گاڑی کے پیختے ہی اللہ اکبر، زندہ باو کے  
فلک شرگاف نعروں نے بلند ہو کر فضائے ساکن  
کو متوج کر دیا۔ ہر طرف خوشی و سرست کی ہر دوڑ  
گئی۔ ایک لمبا جلوس مرتب ہوا۔ علمائے کرام ناگول  
پر سوار ہوئے۔ ان کے آگے اور پیختے خوش پوش

حسب اعلان مومنہ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲ مارچ ۱۹۸۲ء  
بروتجمہ۔ ہفتہ۔ ایتوار جامع مسجد بھیرہ ضلع شاہ پوریں  
حزب الانصار کا بارہواں سالانہ اجلاس نہایت  
تذکر و احتشام سے منعقد ہوا۔ حسب دستور ساقیہ  
اس دفعہ بھی شمع محمدی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے  
جان شارپوانوں نے پنجاب کے دور دراز اطراف سے  
آکر عشق و محبت آہی کی مجلس کو گردادیا۔ اور اس کے  
کامیاب بنائے میں کوئی کسر اٹھانا نہ رکھی۔

الحمد للہ کہ اس دور نظمت والحاد دعہ دزندقہ  
وفساد میں بھی بعض برگزیدگان بارگاہ آہی و بہرہ  
یافتگان فیوضات غیر متناہی کے دم سے بھی کبھی  
ایسی مجاکس و مخالف کے دیکھنے کا موقع بھی مل جاتا  
ہے۔ جن میں تشنگان معارف شریعت و طالبان  
رموز حقیقت کی لب سیراہی کا سامان کر دیا جاتا ہے

کے مقابلہ کے لئے اپنے رضا کاروں کو خاص الخاص طرینگ دیں گے۔ اور سلم وغیرہ مسلم سب کے جان و مال و شنگ و ناموس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ جدید ترین پیدا ہونے والے حالات کے مقابلہ کا ریزولوشن ستھقہ طور پر پاس ہو گیا۔ آپ کے بعد نماز عصر تک حضرت مولانا محمد امیل صاحب دامانی نے اصلاح رسومات و تنظیم مسلمین پر نہایت خوش الحافی سے تقریب فرمائی۔ آپ کی تقریب کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے اجلاس و بیچے عشاکی نماز کے بعد شروع ہوا۔ شروع میں لاڈ سپیکر برائیک خوش الحافی حافظ صاحب نے قاعد تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ جس کی گونج سے فضائے شہر متوج ہو گئی۔ اور گھروں میں بیٹھے ہوئے لوگ حافظ صاحب کی قرأت سے عش عش کرائھے۔ پھر صاحب صدر نے مولا نامولوی غلام بنی صاحب مظفر گڑھی سے وعظ کہنے کی درخواست کی۔ مولانا محدث و ح مسئلہ امامت پر نہایت فصیح و بلین تقریب فرمائی آپ کے بعد مولانا مولوی محمد درولیش صاحب نے اصلاح رسومات پر وعظ فرمایا رات کے بارہ بیچے جلسہ ملتی ہوا۔

دوسرے دن صبح کے ویکے سے لے کر بارہ بیچے اور پھر بعد از نماز ظہر سے لے کر نماز عصر تک مولانا مولوی محمد حنفی صاحب و مولانا فخر النماں صاحب سجادہ نشین کوٹ چاندنہ (میانوالی) مولانا مولوی محمد اشرف صاحب نہزادی و مولانا مولوی محمد شفیع صاحب و مولانا مولوی غلام بنی صاحب مظفر گڑھی نے "اصلاح رسومات بد" اور "اہل شریعت کا احتساب" وغیرہ پر وعظ فرمایا۔ نماز عصر کے بعد پھر حسب معمول کھانا کھانے کے لئے نماز عشا تک جلسہ ملتی ہوا۔ نماز عشاء کے بعد پھر زیر صدارت جانب امیر

رضا کار بھت ان کے پیچے عام مسلمان صفت بستہ تھے جلوس کے مقدمہ میں نعمت خوانی خوش الحافی نعمت وسلام سے پڑھ رہے دلوں کو شاداب کر رہے تھے۔ مسلمان ان شہر بھیر نے مقید ایمان ملت کے استقبال کے لئے جا بجا ہا نازروں میں خوش نما محراب و دروازے بناؤ کر جلوس کی رونق کو دو بالا کر دیا تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

ٹھیک بارہ بیچے جلوس جامع مسجد کے دروازہ پر پہنچا۔ نماز جمعہ ڈیر ہبیچے شروع ہوئی۔ مولانا بہادر الحنفی قاسمی امرتسری (مدظلہ العالی) نے نہایت فضاحت و بلا غلت سے عربی میں خطبہ جمعہ پڑھا اور نماز کی امامت فرمائی۔ نماز سے فرا غلت کے بعد زیر صدارت حضرت امیر حزب الانصار مولانا ناطھورا حمد صاحب بگوی مہتمم دارالعلوم عزیزیہ پہلا اجلاس شروع ہوا۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے پھر مولانا قاسمی نے اپنے انداز خصوصی میں موجودہ مسائل اور جدید ترین صورت حالات کی طرف سامعین کی توجہ مندوں فرناکر مسلمانوں سے اپنی کی کہ وہ موجودہ پرفتن دور میں اپنی تنظیم کریں۔ اور آئنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور اگر خدا نخواستہ کسی وقت داخلی امن کو خطرہ لاحق ہو جائے تو تمہارے نوجوان نہ مرت کی عزت و صفت کے بیچا کی خاطر بلکہ تمام ہمسایوں کی بہوبیثیوں کو اپنی بہوبیثیاں سمجھ کر ان کی حماں و مال کی حفاظت اپنے ذمہ لیں۔ اور سلف صالحین کی روایات ہمسایہ نوازی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنیوں اور غیروں سے یکساں سلوک کریں۔

صدر حلب، امیر حزب الانصار نے آپ کی اپنی پر لبیک کہتے ہوئے فرمایا کہ ہم جدید ترین حالات

ہمیشہ کیئے شکست دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی انہی چیزیں تصور کر سکے جو اپنے مذہبی تنظیم سے کام لے کر انکے پیچے پڑیں۔ اور ان کی خفیت چالوں سے بھی آگاہ رہیں ان کے جرائم سے بھی بچیں۔ ظہر کی تازی کے بعد مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب "جعفر" لاہور چھاؤنی نے نہایت فصیح و لینخ تقریر میں سامعین سے کہا کہ تمہارے لئے فرقہ ائمہ باطلہ سے اجتناب سخت ضروری ہے۔ نیز آپ نے دارالعلوم کی امداد اور رسالت شمس الاسلام کی خردیاری کی طرف عوام و خواص کو متوجہ کیا۔ آپ کے بعد مولانا محمد درویش صاحب نے پھر تقریر فرمائی جس میں آپ نے دیہاتیوں کی رسومات پر سخت مواد خود پر فرمایا اور ان رسومات سے اجتناب کی اشتہرا کیا۔ آخر میں جناب صدیق جلبہ نے حاضرین اور حضرات علمائے کرام کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور نہایت رقت اگلیز دعا چلیس ختم ہوا ہر طرف سے مبارک باد کی صدائیں بلند ہوئی دیہاتی دعائیں دیتے اپنے لپٹے گاؤں کو رخصت ہوئے۔

اس دفعہ بھی حسب دستور سابق سرسری روز مہانوں کے قیام طعام کا اہتمام بلا معاوضہ تھا جس مركبیہ کی طرف سے نہایت اعلیٰ چیزوں پر قائم رہا۔ مہمانوں کی تعداد ہزاروں مجاہذ ہی علاوہ اذین مندرجہ ذیل علمائے کرام و معزیز علاقہ و سربر آور رہ حضرات نے جلسے میں شمولیت فرمائی کارکنان مجلس کی حوصلہ افزائی فرمائی فخر امام الشیخ الجزا مولانا بہاؤ الحق صاحب قاسمی امیری مولانا محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا۔ مولانا محترف صاحب ہزاروی۔ مولانا مولوی محمد حنفی صاحب سجادہ نشین کوٹ مومن۔ مولانا مولوی محمد درویش صاحب واعظ۔ مولانا مولوی محمد بشیر صاحب کوٹی لاہور مولانا مولوی عبد العزیز صاحب میا نیز لاہور مولانا مولوی غلام بنی صدیق منظر گڑھ۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب دامتی مولانا مولوی فخر الزمان صاحب کوٹ چاندنہ مولوی علاء الدین صاحب۔ یکساں

حزب الانصار مذہب العالی جبلہ شروع ہوا۔ ابتداء میں جناب صاحب صدر نے اہل تشیع کی "بعض صحابہ" و "اسلام دشمنی" و "محوس نوازی" اور "شیعہ کے عید نوروز منانے کی وجہات" اپنے امداد خصوصی میں بیان فرمائیں کہ موحیدت کر دیا۔ آپ کی تقریر کے بعد مولانا مولوی محمد بشیر صاحب کوٹلی لاہور میں وعظ شروع کیا۔ آپ نے حاضرین کو مناقب سید المرسلین اور مناقب صحابہ کرام منانے ہوتے اہل زندگہ والحاد سے اجتناب کرنے کی تائید فرمائی۔ آپ کے بعد نر محمد صاحب ایمن آبادی ایسیج پرشوری فرمائے۔ اور رات ۲ بجے تک سامعین کو اپنی خوش الحافی سے محبو کیا۔ رات کے ۲ بجے سے صبح کے ۹ بجے تک جلسہ ملتی ہو کر پھر تقریر دن کا اجلاس صاحب صدر محترم کی محض نگر پر مذکور تقریر سے شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ اج ہمارے ہاتھ کا آخری دن ہے آج ۹ بجے سے لیکر پائچ بجے شام تک اجلاس جاری رہے گا درمیان میں صرف چند منٹوں کے لئے نماز ظہر کے واسطے عبلہ ملتی ہو گا۔ آپ کی تقریر کے بعد مولانا مولوی محمد بشیر صاحب کوٹی لاہور میں پھر تقریر شروع کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں "مع صحابہ" و اصلاح رسومات بد" و "تنظيم مسلمین" اور فرقہ کا نے ضالع سے اجتناب" پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کا ایک ایک لفظ عوام و خواص کے ذہن نشین ہو رکھتا ہا آپ کے بعد مولانا غوثیۃ اللہ صاحب قادریان نے ایک بہبودی تقریر فرمائی۔ آپ نے مسلمانوں کے تبلیغی مرکز قادریان کے حالت بیان فرمائے۔ آپ نے کہا کہ ہم قادیانیوں کے چھپے چھپے زمین پر کھڑے ہو شکر قادریانیوں کو مناطرے لیلے لکھاڑا ہے۔ مگر قادریانیوں کو ہمارے مقابلہ کی ہوئی اور نہ ہوگی ہم نے علی طور پر قادریانیوں کو ملک طور پر شکست دیدی ہے مسلمان ان کی خفیہ ریشردر دو انسیوں سے پکیں اور انکو

# تبلیغی کتاب میں

جربیدا "شمسُ الاسلام" کا شیعہ نمبر  
المعروف ہے جو اگست ۱۹۷۰ء میں شائع ہو کر خراج تحسین  
صورت میں حاصل کر چکا ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ  
ہے کہ شیعہ صاحبان کے حق میں گالی تو کجا ہمیں سخت  
الفاظ بھی استعمال نہیں کئے گئے۔ مختلف ذرائع  
گوناگون حوالوں اور اس کی مستند کتابوں اور غیر مسلم  
مصنفین کی تحریروں سے ناقابل تردید مختصر اور جامع الفاظ میں  
نقشہ ہیکچا گیا ہے اور جسمیں مسئلہ درج صحابہ و تبرہ پر قرآن مجید  
احادیث بنی کریم، اقوال ائمہ سادات، صوفیات کرام کے ارشاد  
کے عقلی و نقلي برائیں سے مکمل روشنی ڈالی گئی ہے اور الامی  
جز اور اکابر علمک کے افکار و آراء کے اقتباسات کے  
علاوہ سینرہ صدالہ اسلامی تاریخ میں سے تبرابازی کے  
ہولناک تنازع بیان کئے گئے ہیں جنم ۱۳۲ صفحہ قیمت ۴۰ روپے  
۴۰ صفحات سائز ۱۸x۲۲ قیمت ۲۰ روپے مخصوصہ آک اعلاء

## بشارت اسم احمد

اس کتاب میں توی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ  
حضرت عیسیٰ ابن مريم علیہ السلام کی بشارت و مبشریہ رسول یا قی من بعدی  
اسمہ احمد" کے قطبی اور حقیقی مصدق حضرت احمد مجتبی  
رجتہ للعالمین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔  
مرزا اعلام احمد قادریانی اس کا مصدق ہرگز نہیں ہے۔ جنم  
۴۰ صفحات سائز ۱۸x۲۲ قیمت ۲۰ روپے مخصوصہ آک اعلاء

## مازیانہ لطفِ بنہدیہ

مولفہ مولا ناصر حکیم حافظ عبد الرسول صاحب بیہقی  
اس کتاب میں مرزا قادریانی کے ان اعتراضات کا  
مدلک جواب دیا گیا ہے جو اس نے صوفیائے کرام پر  
کئے تھے۔ قیمت صرف ۲۰ روپے مخصوصہ آک اعلاء

مصنفہ مولا ناسید ولایت حسین شاہ صاحب  
کشف التبلیغ میں دیوری۔ یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ  
"نور ایمان" کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھو  
کی تعداد میں طبع ہو کر بہاری سٹی نوجوانوں کی گراہی کا باعث بن چکا  
ہے شیعہ روپا کی طرف سے سنیوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے۔  
شیعوں کی اس طلیت کفر کا عقلی و نقلي دلائل سے ہندب پیرا یہ  
میں بلیغ روز اس کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن  
و اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۲۰  
 حصہ دوم ۲۰ روپے مخصوصہ آک اعلاء  
مشعر علی مشرقی مشرقی کے عقائد اور اسکی تحریکی کے  
خلاف افغانستان سرحد آزاد اور ہندستان کے تقریباً ہر خیال  
کے اکابر علماء و شاخص اور اہل قلم حضرات کے بیانات اور فتاویٰ  
مقتندر مجلس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری و ترکی  
اخباررات کی راستے کا قابل قدر مجموعہ قیمت ۳۰ روپے مخصوصہ آک اعلاء  
قیمت فی سینکڑہ پندرہ روپے۔ پچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے  
مخصوصہ آک اعلاء۔

بریق آسمانی جب میں مرزا قادریانی کے اپنے قلم سے  
ذکار نامے تفضیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں علاوہ ازیں  
خلیفہ نور الدین و مرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے  
عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد حیات متین کے مسئلہ پر عقلی و نقلي  
دلائل جمع کئے گئے ہیں اس کتاب نے مرزا شیعوں کا ناطقہ بندر کر دیا  
ہے۔ رعایتی قیمت ۲۰ روپے مخصوصہ آک اعلاء

ٹلنے کا پتہ:- مسحیر جربیدا "شمسُ الاسلام" بھیرہ (پنجاب)

# علمی، مذہبی، اخلاقی اور تاریخی کتابوں

**پڑھوں صدم کے عہدا نہت** (سارے چھ صفحات کی  
کتاب) میلے کذا بے

لیکم زا قادیانی بلکہ عنایت اللہ مشرقی تک جس قدر دجال اور  
مفاسد گذرے ہیں انہیں سے اکثر کے حالا اور دعاوی اس کتاب  
میں درج کئے گئے ہیں جن بن صباح اور دروزیوں کے حالات

بھی بالتفصیل درج ہیں قیمت صرف ڈریٹھ روپیہ

**حقیقتِ میرزا بیت** (مولفہ مولوی عبدالکوہم صاحب مبارکہ  
سابق مبلغ مزایمت) یہ کتاب

اس ضرب بالش کی صحیح مصداق ہے کہ ”گھر کا بھیتی لند کا  
ڈھانے“ قیمت آٹھ آنے۔

**حقیقتِ میرزا بیت** (مولفہ مولوی عالم الدین صاحب

حقیقی باشندہ قادیانی) اس  
کتاب میں فاضل علفتے مزائی دہرم کا بخیہ ادھیر کر رکھ دیا ہے  
قیمت آٹھ آنے۔

**آداب المساجد** مسجد کے شرعی آداب کا تفصیلی بیان۔ اس

بے تیزی کے زمانہ میں مسلمان کو یہ رسالہ  
پڑھ کر خدا کے گھر کی تعظیم و تکریم کی حقیقی چاہئے قیمت تین آنے

**عدمِ احتیل** جیسیں زبردست و لائل سے ثابت کیا گیا ہے  
کہ موجودہ انجیل حرف اور غیر اصل ہیں قیمت تین آنے

**حثیثہ سماج** جیسیں تنساخ کے ابطال اور ویدوں کے  
مبنی اریہ یعنی غیر ایامی ہونے پر لا جواب اور کفر توڑے

و لائل پیش کئے گئے ہیں قیمت چار آنے  
خاکسار تحریک کیوں قابل قبول نہیں؟ اس سوال کا نہایت

معقول و مدلل اور متوجہ جواب دینے کیسا تھا خاکساروں کے  
پُر فریبت الطولوں سے بھی مسکت جو ابادت دینے گئے ہیں قیمت ار

توڑہ کا پیٹہ - تمام کتابوں کا خرچ مخصوص خریدار کے ذمہ ہو گا پوری  
پیٹہ زادہ ابوالفضلیا محمد رہمناء الحق قاضی گاؤالی دروازہ امر مدرس (پنجاب)

**شرفاتِ ادراط** یعنی اسلام کے خاص حالات و مقالات  
کا مجموعہ اور تاریخی دلچسپیوں کا مرقع قیمت ۲۰

**تیکت بیان** جیسیں حضرت حلیمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ،  
حضرت عائشۃ صدیقہ، او حضرت فاطمۃ

الزہراء رضی اللہ عنہن کے پاکیزہ اور سبق آموز حالاتِ نذری  
معقیر اور مستند کتابوں سے تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں  
عورتوں اور لڑکیوں کے پڑھنے پڑھانے کی خاص چیز  
ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے۔

**الاعجوبة** اس امر کی عجیب تحقیق کہ خطبہ عربی زبان  
ہی میں کیوں پڑھنا چاہئے مع خطبہ عربیہ

شاہ اسماعیل صاحب دہلوی۔ قیمت ڈریٹھ آنے

**رحمتِ ضروال** حضرت امام اعظم ابوحنیفہؓ کے حالت  
وفضائل مع نصائح و حجایا عمر افلا

قیمت پانچ پیسے۔

**مولوی معمتوی** یعنی حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ  
علیہ کی سوانح مری آپؒ کے علاوہ

اپکے مشائخ و خلفاء اور اولاد کے حالات کا مستند مجتبیہ  
قیمت پانچ آنے۔

**دستِ غریب** جس میں حلال روزی کے فضائل  
اور ”دستِ غریب“ اور کعبیا کے دینی

اور دنیاوی تقدیمات اپنے کے علاوہ دلچسپ حکایتیں بھی  
بیان کی گئی ہیں قیمت دو آنے۔

**ارشادِ لنبی** مختصر احادیث کا عام فہم ترجمہ۔ بتیوں  
اور عورتوں کیلئے خاص طور پر مغایرہ قیمت

**حیثیاتِ حضرت علیہ السلام** اپکے متبرک حالات کو حدیث و تفسیر اور  
تاریخ کی معقیر کتابوں سے اخذ کر کے جمع کیا گیا ہے قیمت ۲۰ ملنے کا پیٹہ

(باہتمام مولانا طہور احمد گبوی ایڈیٹر پر پیش منورہ الیکٹریک پریس سرگردانی میں چھپکر دفتر مشائخ الاسلام بھیٹھ بخا بے شائع ہوا)